THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188916
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۱۶۵۸ ک Accession No. ۵۹۳۸

Author [illegible]

Title وقائع کریب

This book should be returned on or before the date last marked below.

اندنوں عون خداے متعال فیض یزدان ہماں سے

یہ نامہ دلچسپ جانفزا سیرگاہ فرحت افزا مجموعہ شیرین کلام

وقائع رکیب

نام حالی مطبع رنگین مثال منشی [illegible] موہن لال کا ترجمہ کیا ہوا

مطبع نولکشور میں نقش طبع نازنین سے مزین ہوا

۵۹۴۸

CHECKED 1951

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے بہر ثنا صانع خیر و کل + نمودار جسنے سے کیے برگ و گل + حمد و ثنا خالق ارض و سما کو سزاوار ہے
کہ جسنے زمین و آسمان کو عجائب و غرائب اجسام و اجرام سے ازرنگ مانی کیا ہے انسان
ضعیف البنیان کی عقل تو کیا حقیقت رکھتی ہے صدر نشین سدرہ بہی اوسکی قدرت کاملہ کے
دریافت کرنے مین عاجز ہے **شعر** ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم + وز ہرچہ دیدہ ایم
و شنیدیم و خواندہ ایم + **سبب تالیف کتاب** پڑہنے والون پر واضح ہو کہ سنہ ۱۸۳۹ء
مین جناب معلی القاب چارلس والٹر لنلاک صاحب بہادر احاطہ بنگالہ مین زمرۂ انگریزان
اہل قلم مامور تھے چنانچہ واسطے تبدیل آب و ہوا اور اعتدال مزاج کے رخصت لیکر
ہندوستان سے طرف اقلیم کیپ کے تشریف فرما ہوے اور اوس کیپ کو زبان انگریزی
مین کیپ اف گڈ ہوپ کہتے ہین کہ معنی اوسکے راس امید نیک کہا چاہیے چنانچہ بعد
تمہید اس کتاب کے حال مختصر وہان کا بہی درج کیا جاویگا جب صاحب ممدوح براہ د
بسواری جہاز کیپ مین وارد ہوے تو واسطے سیر و شکار از راہ تفریح طبع کے با رفقاء
چند سفر خشکی کا اختیار کیا اور حال اس سفر کا قلمبند کرتے گئے + ایام رخصت کے

قریب الانقضا ہوسے تو شہر گریہم مین پلٹ آکر غرّہ اکتوبر سنہ ۱۸۴۲ عیسوی کو اپنا وقائع سفر کا تمام
کیا اور جو جو رنج و راحت اونکو اس سفر مین درپیش آئے وہ سب صاحب موصوف نے اپنی
کتاب مین مندرج کیا اور ہندوستان مین مراجعت فرما کر اکبرآباد مین اپنے وقائع کو چھپوایا دینولا
کہ صاحب موصوف اس ضلع الہ آباد مین بعہدہ ججی مامور و رونق افروز ہین اور پادری صاحب
مجمع الطاف و عنایات بیکران و مخزن اخلاق و تفضلات بی پایان ریورند جورج اوین صاحب
بہادر سے رابطہ محبت و اتحاد کا بدرجۂ کمال رکھتے ہین صاحب جج ممدوح نے اپنا وقائع
سفر کیپ کا پادری صاحب موصوف کو بطریق یادگار کے دیا اور پادری صاحب نے لالہ صاحب
محبی و مشفقی مصدر الطاف و کرم لالہ کیشوری لال صاحب منصف کیٹ گنج متحلات شہر الہ آباد
سے بر طبق ملاقات بسبیل تذکرہ فرمایا کہ اگر ترجمہ اس کتاب کا زبان اردو مین ہو تو خوب
ہے تاکہ جو صاحب زبان انگریزی سے واقفیت نہین رکھتے وہ بھی اس کتاب کے مضمون
سے مطلع ہووین اور دریافت کرین کہ کیسی کیسی شجاعت و بہادری صید و شکار مین صاحب
والامناقب عالی دماغ کنلاک صاحب موصوف سے ظہور مین آئی ہے لالہ کیشوری لال
صاحب نے کہ راقم اوراق ہذا پر نظر شفقت و الطاف کی مبذول رکھتے ہین اور ماورا
اسکے رابطہ یگانگت کا بھی اونکی ذات ستودہ صفات سے بندے کو حاصل ہے مجھسے
فرمایا کہ اگر تم ترجمہ اس کتاب کا بیچ زبان اردو کے کرو تو عوام الناس اسکے مضمون سے
آگاہ ہون اور بجا آوری حکم جناب اوین صاحب کی بھی ہو جاوے جو بندیکو بہر صورت
خاطر داری لالہ کیشوری لال صاحب و تعمیل ارشاد جناب اوین صاحب کی بدل و جان
منظور تھی باوجودیکہ کار سرکار و امورات متعلقہ خانگی سے فدوی کو قلت فرصت بدرجۂ
اتم رہتی ہے تاہم اس عاصی پر معاصی نے ترجمہ کرنا کتاب کا منظور کیا اور پر اصحاب خبرت
و فطرت سے مخفی و پوشیدہ نرہے کہ ترجمہ اس کتاب کا بندے نے زبان انگریزی سے
کیا ہے اور نام اسکا **وقائع کیپ** رکھا پس اصحاب فہم و ذکا کی خدمت مین التماس
یہ ہے کہ اگر کوئی فقرہ یا مضمون اوسکا خالی از فصاحت یا خلاف طرز فارسی یا اردو کے پاوین
تو زبان طعن کی دراز نکرین کسواسطے کہ محاورہ انگریزی کا فارسی و اردو سے بالکل مختلف

ہوتا ہے اور چلن و طریق اہل فرنگ کا متوطنان اقالیم ہندوستان و ایران وغیرہ سے سراسر غیر مطابق اور اس کتاب مین جا بجا بندے نے عبارت انگریزی کو اشعار مین ترجمہ کیا ہے پس اگر اون اشعار مین کہین سقم معلوم ہو تو یہ خیال فرماوین کہ اس ہیچمدان نے کبہی ایک مصرعہ بہی نہین کہا تہا اور مہارت شعرگوئی کی مطلق نہین رکہتا اور اگر مضمون کسی شعر کا غیر فصیح سمجہین تو یہ تصور فرماوین کہ یہ ترجمہ انگریزی کا ہے جو مطلب اصل مین تہا ویسا ہی بندے نے ترجمہ کیا فقط الراقم بندہ برج بہوکہن لال قوم کایتہ متوطن الہ آباد محافظ دفتر انگریزی کچہری کمشنری اضلاع الہ آباد وغیرہ مورخہ غرہ اگست ۱۸۵۳ عیسوی

بیان ملک کیپ

واضح ہو کہ حکمای فرنگ نے سطح زمین کو قطع نظر جزائر کے دو بڑی حصون مین منقسم کیا ہے کہ ہر ایک حصے کو برّ اعظم کہتے ہین اور ایک حصے کا نام برّ اعظم قدیم ہے اور دوسری کا نام برّ اعظم جدید چنانچہ برّ اعظم جدید بنام امریکا مشہور ہے اور جدید اوسکو اسواسطے کہتے ہین کہ قدما اوس سے واقف نہ تہے اور برّ اعظم قدیم کو تین حصون مین تقسیم کیا ہے **اوّل** یورپ یعنی فرنگ **دوم** ایشیا جسمین اقالیم ہندوستان و ایران و عرب و چین و روس وغیرہ شامل ہین اور **سوم** افریقہ جسمین مصر اور ملک حبشیان وغیرہ کا داخل ہے اور افریقہ ہملوگون کے ملک ہندوستان سے بجانب مغرب واقع ہے اور کیپ افریقہ مین دکہن کیطرف ہے سابق مین اہل فرنگ کیپ مسطور سے محض ناواقف تہے مگر جمیع سکنای فرنگ کو شوق تجارت ہندوستان کا از بس تہا اور چاہتے تہے کہ از راہ سمندر افریقہ کے دکہن کی طرف گہوم کر ہندوستان مین پہونچنا چاہیے لیکن جو راہ سے واقف نہ تہے اس سبب سے کسی کی جرات نہ پڑتی تہی آخر الامر جان دوم شاہ پرتگال نے واسطے دریافت کرنے راہ ہندوستان کے جہاز بہیجنا شروع کیے اور مردمان فرستادۂ شاہ جان دوم جزایر مڈیرا اور کیپ ورڈ تک پوہنچے لیکن ہنوز اقلیم ہندوستان کا کچہ پتا نہ لگتا تہا ۱۴۸۶ عیسوی مین مسمی بارتہالومیو ڈیز افریقہ کے کنارے کنارے بعزم ہندوستان روانہ ہوا اور نئے نئے ملکون کی سیر کرتے ہوے متصل کیپ کے جا پہنچا

گر وہان آندہی وطوفان ایسے زور وشور سے تہا کہ مسمی مارٹہالومیو دیز کی ہمت آگے جانے
کی نہ پڑی لاچار مراجعت کر کے اپنے ملک کی طرف چلا گیا اور شاہ جان دوم سے بالکل ماجرا
اپنے سفر کا بیان کیا اور نام اوس کیپ کا کیپ طوفان خیز رکہا مگر بادشاہ موصوف نے یہ نام بدل کر بنام کیپ
آف گڈ ہوپ ملقب کیا باین لحاظ کہ اس مقام مین پہونچنے سے یہ امید پائی گئی کہ راہ ہندوستان
کی جلد ملے گی سنہ ۱۴۹۷ عیسوی مین مسمی واسکوڈی گاما پرتگال سے روانہ ہوا اور کیپ مذکور
مین پہونچکر برابر رسیدہا ہندوستان مین چلا آیا اور مقام کالی کٹ مین کہ ہندوستان
کی دکہن وپچہم طرف سمندر کے کنارے پر ہے اپنے جہازون کا لنگر کیا پس وقوع اس
ماجرا سے کیپ اف گڈ ہوپ کے وجہ تسمیہ کی صحت ہوگئی یعنے جو بادشاہ جان دوم
نے کہا تہا کہ کیپ مذکور مین پہونچنے سے یہ امید پائی جاتی ہے کہ راہ ہندوستان کی
جلد ملے گی سو امید بر آئی فقط واضح ہو کہ کیپ کی معنی راس یعنے سر اور مراد اس سے یہ
ہے کہ جو نوک زمین کی سمندر کے کنارے ہو اوسکو کیپ کہتے ہین اور کیپ آف گڈ ہوپ کہ خط استوا
سے چونتیس ۳۴ درجہ اور چھپن ۵۶ دقیقے دکہن کی طرف ہے انگریزون کی بستی ہے اور پہلے تو
ولندیزیون نے ملک فرنگ سے آکر اپنی بود باش وہان اختیار کی تہی اور قوم ہاٹن ٹاٹ
پر غالب ہوکر بہت لوگون کو اپنا غلام بنایا تہا اور اکثرون کو ملک سے نکال کر اپنا عمل
دخل پہیلایا تہا مگر سنہ ۱۸۰۶ عیسوی سے عملداری انگریزون کی برابر چلی آتی ہے طول اس
ملک کا شرقاً و غرباً تخمیناً پانسو پچاس ۵۵۰ میل اور عرض شمالاً و جنوباً دو سو تیس ۲۳۰ میل اور
تکسیر پیمایش اسکی ایک لاکہ تیس ہزار میل ہوگی اور پچہم اور دکہن طرف سمندر ہے اور
بسمت شمال کوہستان اور بسبب اسکے کہ خط استوا کے دکہن کی طرف ہے ہندوستان
کے اور وہان کے موسمون مین اختلاف ہوتا ہے اس طرز پر کہ جب ہندوستان مین
جاڑا پڑتا ہے تو وہان گرمی ہوتی ہے اور جب وہان سردی ہوتی ہے تو یہان گرمی
یعنے ماہ دسمبر و جنوری مین اقلیم کیپ مین گرمی پڑتی ہے اور دن بڑے ہوتے ہین
اور رات چہوٹی اور ماہ جون و جولائی مین سردی ہوتی ہے اور دن چہوٹے اور رات
بڑی اور کیپ ٹون کیپ اف گڈ ہوپ مین سب سے بڑا شہر ہے اور دار الحکومت بہی ہے آبادی

اس شہر کی قریب تیس ہزار باشندوں کی ہوگی اور بیشتر ارباب تجارت وہان بستے ہین اور تخمیناً دو ہزار حبشی بہی ہونگے فقط

ترجمہ رسالہ تصنیف کنلاک صاحب جج ضلع الہ آباد

بابت حال سفر کیپ و افریقہ جنوبی

آغاز داستان طیاری سفر و روانہ ہونا کنلاک صاحب کا شہر گریہم سے اور پہونچنا بیچ قریہ کریڈک کی ٭ سابق سے بندے کو نئی نئی ملک کی سیر کرنے کا شوق تہا اور شکار کہیلنے کا تو کمال اشتیاق تہا چنانچہ جب مین کیپ مین پہونچا تو مجکو یہ امید ہوئی کہ جو ملک اور جنگل ہملوگون کی بستی سے دکہن طرف واقع ہین وہان جانے سے میرے دونون شوق پورے ہونگے اور میری تمنا برآئے گی اور جب مین شہر گریہم مین وارد ہوا تو مجکو موقع اوسطرف جانے کا ملا لیکن ایسے سفر مین مصیبتین انواع واقسام کی درپیش آتی ہین اور مزاج میرا اسقدر اعتدال پر نہ تہا کہ اون صعوبتون کو برداشت کر سکون ناچار اوس مرتبہ بجز صبر کرنیکے چارہ دوسرا نظر نہ آیا لیکن مسبب الاسباب نے دوسرا سامان چند مہینے کے بعد کر دیا تب بندے نے عزم بالجزم کیا اور دو صاحب اور میرے ساتہ ہوئے ایک تو ٹامس صاحب کہ اونکے بہائی احاطہ بنگالہ مین بزمرۂ صاحبان اہل قلم مامور ہین اور دوسرے فٹس جرلڈ صاحب کہ ان صاحب کو لشکر بمبئی سے تعلق ہے اور اون دونون صاحبون کو بہی مثل میرے شوق شکار کہیلنے کا ازبس تہا اور سبزہ و مرغزار کوہستان کی سیر کرنے کی ہوس کمال تہی چنانچہ ہم تینون آدمیون نے ایک ایک گاڑی سواری کی بہم پہونچائی اور جسقدر بیل مطلوب تہی اکٹہے کیے اصحاب انگلستان کہ ہنگام سفر ایک گہنٹے مین پانچ چہہ کوس راہ طے کرتے ہین ایسی سواری سست رو پسند نکرینگے لیکن عادت ایسی چیز ہے کہ باوجودیکہ دہقانیون کے گاڑی چونٹی کی چال چلتی ہے مگر عادت جو پڑ جاتی ہے تو وہ بہی آسان معلوم ہوتی ہے اور اس سست روی کا خیال نہین رہتا اور افریقہ جنوبی مین جو سفر کرنے کا اتفاق ہوتا ہے تو چیزین عجیب و غریب نظر نہین آتین کہ اونکے دیکہنے کو طبیعت چاہتے اور کوئی ایسی بات نہین ہوتی کہ جلد و تیز روی کی طرف دل مائل ہو وہان تو میدان اور جنگل بالکل سنسان نظر پڑتا ہے اور سرائے بفاصلۂ دور و دراز اور اسقدر مسافت بعید پر ملتی ہے کہ گویا مسکن خواجہ خضر ملا اور

جب سرای مین پہونچو تو بہیڑ بہاڑ آدمیون کی اس طرح نظر نہین آتی کہ دل مخلوظ اور طبیعت بشاش
ہوجاے اور حقیقت حال تو یہ ہے کہ افریقہ جنوبی مین اگر انگریزون کی بستی مین بہی سفر کرنے
کا اتفاق ہو تو بدون بیلون کی گاڑی کے تکلیف کمال ہوتی ہے اور اگر مسافر کے پاس ایسی
گاڑی نہو تو ولندیزی دہقانون کے مکان پر اوسکو شب باش ہونا پڑتا ہے اور جو
کچہ اونہون نے تواضع اکل و شرب کی کی تو نہی نصیب اور اگر خدانخواستہ مسافر راہ بہول
جاے اور شام تک بہی منزل مقصود پر نہ پہونچے تو شب کو کسی زمیدار کے مکان پر ٹہہرنے
کی جگہہ ملنا امر دشوار ہوتا ہے اور افریقہ جنوبی مین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ مسافر راہ بہول
جاتا ہے اور جب زمیدار کے مکان پر بہی ٹہہرنے کی جگہ نہین ملتی تو بدرجہ لاچاری کسی
درخت کے سایے کے تلے یا جہاڑی مین شب بسر کرنا پڑتی ہے اور اگر گاڑی بیلون
کی سواری مین ہو تو پہر مقام تردد کا کچہ نہین یعنے دن بہر اپنی راہ طے کی اور شب کو
اوسی گاڑی مین بآرام تمام بلا منت غیر سے سو رہے اور ایسی گاڑی کشادہ مین آرام
اسقدر ملتا ہے کہ اگر کسی امیر زمیدار کے یہان بہی اتفاق رہنے کا ہو تو وہان
بہی اوسقدر آسایش خواب و خیال ہے اور علاوہ برین کسیکا احسان مند بہی نہین ہونا
پڑتا چنانچہ جب ہملوگون نے سفر کی طیاری کی تو اجناس کہانے کے جہہ مہینے کے واسطے
اپنے ساتہ لے لیے اور علاوہ برین دانہ ہای تسبیح او پیتل اور تار اور تنباکو اور مغز روشن
اور کم قیمت کہلونے بیوپار کرنیکے واسطے بافراط ہمراہ لے چلے باین ارادہ کہ ان
چیزون کی عوض مین افریقہ جنوبی کے وحشیون سے بز میش اور نرگاو خرید کرینگے
کسواسطے کہ وحشیان مذکورین کے درمیان مین زر نقد تو خواص عنقا کا رکہتا ہے اور
وہ لوگ روپے پیسے کا نام بہی نہین جانتے القصہ ہملوگون نے اپنی اپنی خوابگاہ
بآرام تمام گاڑی مین بنائی یعنے گاڑی کے اندر ایک چوکہٹا تہا کہ اوسکو تسمے سے گاڑی
کے اطراف و جوانب باندہکر مضبوط کر دیا اور اوسی چوکہٹے پر بستر لگایا اور جو چیزین روزمرہ
کے مصرف کی تہین اونکو ٹاٹ کے بورون مین بہر دیا اور اون بورون کو اطراف و جوانب
گاڑی کی اور چہت مین بہی لٹکا دیا اور اونہین بورون پر بندوقین چہوٹے چہوٹے
پہر

تسمون سے باندھکر مضبوط کردین اور پس وپیش بڑی بڑی صندوقون مین آلات واوزار
گاڑی درست کرنیکے رکھدیے تاکہ وقت ضرورت کام آوین اور اونہین صندوقون مین باروت
وگولی بھی رکھدی اور بعض کے صندوقون مین رکابیان وغیرہ اور چھوری وکانٹا واور اسباب
میز کا اور کہانے پینے کا چن دیا اور بار برداری کے چھکڑے مین بہت سا باجرا گہوڑون
کے واسطے لے لیا باین لحاظ کہ اگر گہوڑونکو خورش معقول نہ ملے گی تو وقت شکار اوسے
کیا کام نکلے گا غرضکہ ان تیاریون مین چند ہفتے بسر ہوئے آخرش شہر گریہم کے بقالون
اور سوداگرونکا حساب طے کرکے اور اپنے خدمتگارون کے لینے دینے سے بھی
کہ وہ قوم ہاٹن ٹاٹ اور شراب خوار ازبس ہے فراغت کرکے بیلون کو جوت کر سوار
ہوئے اور بتاریخ ۲۶ اپریل سنہ ۱۸۴۸ عیسوی وقت شام ہلوک اپنے دوست چارلیس
گرلغہہ صاحب کے علاقے پر پونہچے اور صاحب موصوف نے تواضع ومدارات ہماری
ایسی کی کہ باید وشاید روز دوم دریای فش یعنے دریای ماہی کے کنارے پر پونہچے
اب اِس مقام پر حال مختصر اس دریا کا لکھنا مناسب ہے دہارا اوسکی ایسی دغا دہندہ ہے
کہ ناواقف مسافر اکثر اِس سے جان بر نہین ہوتا یعنے کبھی تو اِس دریا مین نہایت کم پانی
رہتا ہے اور کبھی ناگہان بہت زیادہ ہوجاتا ہے اور درحقیقت اس قدر جلد وانًا فانًا یہ
دریا طغیانی پر آتا ہے کہ استعجاب معلوم ہوتا ہے اور اگر اِسکے منفذ پر ایک چھینٹا
بھی پانیکا پڑے تو پچاس کوس کے فاصلے تک یہ دریا اسقدر جوش مین آتا ہے کہ عبور
کرنا اوس سے دشوار ہوجاتا ہے القصہ ہلوک بخیر وعافیت تمام دریای ماہی سے
عبور کرکے کنارے کے اوپر چڑہے تو چند میل تک راہ دشوار گذار ماہی پشت طے
کرنا پڑے بعد ازان زمین ہموار اور وسیع نظر آئے کہ اوسکو دریای ماہی کا ٹیلہ کہتے ہین
اور جو ہلوگون نے دیکہا کہ سبزہ چارون طرف لہلہا رہا ہے تو خلاف ضابطہ اوس مقام
کے اپنے جانورون کو چرنی کے واسطے چھوڑ دیا کہ تمام رات جہان چاہین تہان
چرین مگر چونکہ یہ حرکت خلاف قاعدہ ہلوگون کی طرف سے ظہور مین آئی آخرش اوسکا
ثمرہ نہایت بد ہوا یعنے علی الصباح جب بیل اور گہوڑون کی تلاش ہوئی تو کسی کا سراغ

ناچار ہوکر مردمان متعدد فوراً اطراف و جوانب جانوران گم گشتہ کی تلاش مین روانہ کیے
مگر جب وہ لوگ مایوس ہوکر پہر آئے اور جانورون کی کچہ خبر نہ لائے تو جیسا صدمہ ہملوگون
کے دل پر گذرا دل ہی جانتا ہے اور یہ اندیشہ ہوا کہ گرد و پیش بہت سے کافر مجتمع ہین
شاید اونہین سیاہ دلون سے نے دست اندازی کی ہے اور مال یغما سمجھکر کفرستان کی طرف
روانہ ہوگئے ہین اور یقین ہے کہ نصف راہ طے کر چکے ہون لیکن یہ خوف ہملوگون کا
چند ساعت کے بعد رفع ہوا کسواسطے کہ مقام فرودگاہ سے چند میل کے فاصلے پر گیارہ گہوڑی
بآرام تمام چرتے نظر آئے مگر دو گہوڑے جو سب سے بہتر تہے اونکی تلاش باقی
رہگئی اور بیلون مین سے تو ایک بیل بہی نہ دکہلائی دیا غرض کہ پہر مردمان مسلح گہوڑون
پر سوار کراکر واسطے تکدو اون جانورون کے روانہ کیے اور جس جگہ سے نرگاو گئے
تہے وہان اگرچہ نقش پا کا خوب نشان پایا جاتا تہا لیکن آدمیون سے کہدیا کہ جہان تک نشان
نظر آوے اوسی پتے پر چلے جاؤ کسواسطے کہ صرف اسی تدبیر سے ہملوگون کو امید موہوم
تہی کہ شاید ہمارے بیل دستیاب ہون چنانچہ ہملوگون کا یہ تدبیر نشانہ مراد پر پہنچا یعنے
جس راہ وہ بیل گئے تہے وہ راہ دو شخصون کو ملی اور اونکے پیچہے اور لوگ بہی
بسرعت تمام پہونچے تو تخمیناً پانچ کوس کے فاصلے پر مقام فرودگاہ سے تہوڑی دیر
مین تینون بیل ملے اور باقی ماندہ کی تلاش کرنے مین بہی زیادہ عرصہ نہین گذرا یعنے شب
کے وقت قبل دس بجے کے جمیع نرگاو دستیاب ہوئے اور اپنے اپنے مقام پر باندہ
دیے گئے اور اونکی طرف سے طمانینت حاصل ہوئی اور دو گہوڑے جو گم تہے وہ
بہی تہوڑے دنون کے بعد ایک مقام پر ملے اور بعد ازان معلوم ہوا کہ اون مین سے
ایک گہوڑا اوسی جگہ پیدا ہوا تہا اور پالا بہی گیا تہا بتاریخ ۲۰ ماہ مئی ہملوگ مقام کرنڈک
مین پہونچے اور وہان پہونچنے مین عرصہ اس سبب سے ہوا کہ ایام اچہے نہ تہے یعنے
تین دن اور دو رات برابر شدت سے مینہ برستا رہا اور اس وجہ سے دریای ماہی
اسقدر طغیانی پر آیا کہ تخمیناً اڑتالیس ۴۸ گہنٹے تک یعنے دو رات دن ہم دریای ماہی
کے کنارے بہ بدرجہ لاچاری مقیم رہے اور جب اوسکے دہارا کی تیزی کم ہوئی تب

پارا وتر سے فقط شہر کرنڈیک فی زمانہ مثل ایک قریے کے ہے جملہ چالیس پچاس مکان ہونگے اور ان مکانون کی ساخت ولندیزی طرز پر ہے مگر بیشتر انگریز کرایہ دار رہتے ہین چنانچہ صاحبان انگریز اسکی ترقی اور زیبائش مین اسقدر مصروف ہین کہ صورت اصلی اسکی مبدل ہوتی جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چند عرصے مین یہ شہر تمام کیپ مین بہت نامور اور مشہور ہو جائیگا جب ہم شہر کرنڈیک مین وارد ہوے تو اوسوقت صاحب کمشنر تشریف نہ رکہتے تہے مگر پادری مانرد صاحب اور اونکی بی بی کہ نہایت خوش مزاج اور نیک سیرت ہین موجود تہین چنانچہ اون دونون صاحب اور بی بی نے ہمارے ساتہ شرط مہمانداری کی خوب ادا کی اور حقیقت تو یہ ہے کہ اون اصحاب دین کو جو دیکہا تو کمال بہولی بہالی سیدہی سادہی نظر پڑے کہ زمانے کی کجروی سے مطلق خبر نہ رکہتے تہے اور قدیم چال پر چلے جاتے تہے چنانچہ اون دونون شخصون کا طریق نیک دیکہنے سے طبیعت کو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور جو اخلاق کہ اونہون نے ہمارے ساتہ ظاہر کیا ہم لوگون پر صاف آشکارا ہو گیا کہ ظاہر کے واسطے نہین ہے بلکہ باطن سے ہے اور جب وہ لوگ نماز مغرب کی پڑہنے لگے اوسوقت مجیب الدعوات سے یہ دعا مانگی کہ حق تعالی ان مسافرونکا سفر پیش پا افتادہ مین حافظ و نگہبان رہکر بخیر و عافیت تمام منزل مقصود پر پونہچا دے پس اگر بقول شاعر طریقہ نیک اختیار کرنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے تو بلاشک پادری صاحب موصوف اور اونکی بی بی بڑے عیش و عشرت سے اپنی اوقات بسر کرتے ہونگے کسواسطے کہ اونکی زندگی کار خیر مین گذرتی ہے

قول شاعر

اگر تو کرے ترک فسق و فجور	تو حاصل تجہی ہووے حظ و سرور	فرشتے بہی جو محفوظ ہین
زیادہ وہ انسان سی محظوظ ہین	گناہونسے ہوتا ہی رنج و الم	گنہکار رہتا ہے پابند غم
یہ شیطان جو موذی و ناپاک ہے	بشر کے ستانے مین بیباک ہے	تعاقب کنان ہے بوسواس کین
یہ نیکونکے ہوتا نہین ہمقرین	بفضل خدا جو ہوا جاگزین	ہوا وہ ہمیشہ کو بے رنج و کین

طبیعت کا یہ بد ہے از بس جُدا نہیں نیک طینت کا ہے آشنا

داستان دوم بیچ روانہ ہونے کنلاک صاحب کے قریہ کریڈک سے اور مقامات کولزبرگ و فیلی پولیس سے گذر کر پہونچنا ریت ندی کے کنارے پر اور دیکھنا مدرسے کا

اب بیان حال سفر پھر آغاز کرتا ہون واضح ہو کہ ابھی تک بندوقون کی ضرورت نہ پڑی تھی مگر جو ہملوگ قریۂ کریڈک سے روانہ ہوے تو فوراً غول کے غول ہرن اور نو کی نظر پڑے لیکن باشندگان شہر کریڈک شکار کھیلنے کے بڑے شائق ہوتے ہین اور جانورون کو اون سے تکلیف ہوتی ہے تو اس سبب سے وہ بیچارے اس قدر چوکنے تھے کہ ہملوگونکو تعاقب کرنا اونکا محض بیفائدہ ہوا اور روز اول تو البتہ ہمنے اون جانورون کا تعاقب کیا مگر پھر اس خیال سے درگذرے فقط القصہ ہملوگ دس ۱۰ دس بارہ ۱۲ بارہ میل ہر روز سطے کرتے تھے بخیریت تمام رفتہ رفتہ موضع کولزبرگ مین پہونچے دیکھا کہ یہ موضع عجیب طرح سے دو پہاڑ کے درون مین واقع ہے اور وہان تین سڑکین متوازی ہین یعنے تینون سڑک ایک ہی سمت سے دوسری سمت کو گئی ہین اور تخمیناً دو۲ تین۳ سو اہل فرنگ وہان کے باشندے ہونگے اور پچیس ۲۵ دوکان ہین اور بیچ کی سڑک کے سرے پر ایک گرجا گھر بطرز سادہ مگر پایدار بنا ہے اور مثل قصبہ ہڈلنگٹن خرد کے سکنا سے موضع کولزبرگ بھی بدل و جان اپنے کار و بار مین مصروف ہین اور اگر کیکا ذرا سا بھی کام کرتے ہین تو گویا اونہون نے اوسپر بڑی عنایت کی جس روز ہملوگ موضع کولزبرگ مین داخل ہوے اوسی روز ہملوگون کی کم نصیبی سے وہان کے نعلبند کا نکاح ہوا تھا اور بر وقت پہونچنے کے ہمکو معلوم ہوا کہ اس شادی کی دہوم دہام کئی روز تک رہے گی لاچار جب تک شادی ختم نہین ہوئی تب تک ہمکو انتظار کرنا پڑا اور تب گھوڑے کے نعل باندھے گئے مگر اسقدر توقف کرنا ہملوگون کے حق مین کسیقدر مفید ہوا کسواسطے کہ اتنے عرصے مین کپتان فٹس جرلڈ صاحب نے کچھ نعلبندی سیکھ لی اور بعد ازان جب ہملوگ دریای دال کے میدان مین پہونچے تب کپتان موصوف کی نعلبندی سیکھنے سے بڑا کام نکلا اور بار برداری

نو، بکسر هر نون و فتح واو معروف جانوریست از قسم آہو که در تبت مثل گاو می‌باشد میشود ۱۲ منه

کے جہکڑے مین جو بیل جوتے تہے سو کسالت سفر سے بیشتر ماندے ہو گئے تہے چنانچہ بحسب ضرورت اون بیلون کو ہمنے کولزبرگ مین چہوڑا اور نئے بیل بہت معقول ساڑہے تین سو روپے کو بلا تردد خرید کر کے آگے کا رستہ لیا اور موقع جو ملا تو بندے نے بہی چند نرگاو خاص اپنے واسطے خرید کیے اور دو راس اسپ بہی بقیمت ڈہائی سو روپے کے مول لیے اور یہ گہوڑے در حقیقت بہت ارزان ملے اور ہملوگون کے نوکر کہ قوم ہاٹن ٹاٹ اور شراب خوار ازبس تہے اور اونہین کے سبب ہم لوگون کو شہر کیپ مین کمال تکلیف ہوئی تہی لیکن جو شہر کولزبرگ مین کوئی میخانہ نہ تہا تو یہ توقع تہی کہ جو تکلیف وہان ہوئی تہی یہان نہوگی لیکن یہ خیال خام تہا کسواسطے کہ تیسوین تاریخ کو وقت صبح جب حکم بیل جوتنے کا دیا تو معلوم ہوا کہ جمیع حبشی ہاٹن ٹاٹ نشہ مین سرشار ومدہوش پڑے ہین مگر صرف شام نامی باورچی ساکن مالیا کی ہوش وحواس درست ہین یعنی جب اون نوکرون کو شراب برانڈی نہ ملی تو اونہون نے اوڈے کلون یا اور ایک قسم کا عرق ہی پی لیا اور اوسنے ایسا نشہ کیا کہ وہ لوگ جلد از خود رفتہ ہو گئے اور ہوش وحواس جاتے رہے اور دن بہر لائق کسی کام خدمت کی نہ تہی فقط

کولزبرگ سے روانہ ہوکر پہلی جون کو ہملوگون نے دریای آرینج کے کنارے پہ قیام کیا یہ دریای عظیم الشان اس طرف انگریزون کی بستی کے سرحد پر واقع ہے اور ضلع کولزبرگ اور سرزمین گریکوا کے بیچ مین ہے اور اس سرزمین کے باشندے بالکل دوغلے ہین کہ پیدا ہین اونکی اہل فرنگ اور وہان کے باشندون سے ہے مگر وہ لوگ خود مختار ہین کسی کے مطیع وفرمان بردار نہین القصہ ہملوگ دریای آرینج سے بے رنج پار اوترے مگر پہلے پار جو ریگستان مین چلنا پڑا تو چہکڑا باربرداری کا بالو مین پہنس رہا اور جب بائیس بیل اوسمین جوتے گئے تب وہان سے نکلا فقط

چوتہی جون کو گذر ہمارا فیلی پولیس مین ہوا یہ موضع سرزمین گریکوا مین واقع ہے لیکن ازبس پریشان حال حاکم یہان کے کپتان ادم کاک صاحب ہین اور یہ صاحب اپنے چہوٹے سے علاقے مین مثل طرز عملداری انگریزان واقع کیپ کے اپنی حکومت کرتے ہین

ہین اور داد معدلت جیساکہ چاہیے دیتے ہین اونکے پاس پچ سو اس مویشی ہونگے اور یہی
اونکی پونجی ہے اور افواہ خلائق مین اسطرح پر مشہور ہے کہ اس قسم کے بیشتر جانور
کپتان موصوف نے ایسے طور پر حاصل کیے ہین کہ جس سے کسیکو یہ ظن فاسد ہو کہ
کپتان موصوف کے اطوار ظاہر مین اور ہین اور باطن مین اور اور ہم تو ایک خط سفارش
کا بنام ہنڈرک ہنڈرکس وزیر اعظم کے لیگئے تہے حال اوس وزیر کا یہ ہے کہ چند برس
قبل اسکے جب سکنای سرزمین گریکوا نے ساہ ژولا مسمی موسلکاٹ پر یورش کی تہی
تب قریب تہا کہ طائر روح اوس وزیر کا پنجہ شہباز اجل مین گرفتار ہوتا لیکن اتفاق حسنہ
سے بچ گیا چنانچہ هارس صاحب نے اپنے وقائع دلچسپ مین حال اس ماجرا کا شرح
لکہا ہے اور مختصر یہ ہے کہ سنہ ۱۸۱۳ عیسوی مین چند صد دو غلے دریای وال سے پار اوترکر
یکایک اپنے دشمنون کی جماعت غفیر پر حملہ آور ہوے اور شکست فاحش دیکر بہت کشت و خون
کیا اور یہ سمجہے کہ بار ثانی پہر فتحیاب ہونگے اور یہ خیال خواب مین بہی نگذرا کہ قوم زولا اپنا
انتقام لین گے مگر بقول شیخ سعدی شیرازی صیاد نہ ہر بار شکاری ببرد + باشد
کہ یکی روز پلنگش بدرد + جب وے دو غلے خواب غفلت مین بیخبر تہے اور اپنے
تئین بیخوف و خطر سمجہتے تہے ایکبارگی قوم زولا اونکے اوپر آ ٹوٹے اور جو کہ خیال
بدلا لینے کا اونکے دل مین نقش کالحجر تہا اور خون کے پیاسے ہو رہے تہے اپنے دشمنون
کو مطلق پناہ ندی اور اسقدر خونریزی کی کہ آخر کو کوئی باقی نہ بچا صرف مسمی ہنڈرک وزیر اعظم مذکور
اور ایک اور دوغلا قصہ کہنے کے واسطے زندہ بچے جب ہملوگ شہر فیلی پولس مین پونہچی
تب وہان کا سردار موجود نہ تہا اور پچہم طرف کوئی چہوٹا سردار رہتا تہا اوس سے لڑنے
کو گیا تہا اور اگرچہ سات برس سے برابر اوس سے مخاصمت چلی آتی تہی لیکن طرفہ
ماجرا یہ ہے کہ اس سات برس کے عرصے مین کئی لڑائیان فیمابین دونو سردارون
کے ہوئی تہین اور جانبین کا اظہار یہ تہا کہ کوئی جان ہماری طرف ضائع نہین گئی جب ہم شہر
فیلی پولس سے روانہ ہوے تو بدرجہ لاچاری ایک نوکر ہاٹن ٹاٹ کو وہین چہوڑا کہ اسواسطے
کہ طبیعت اوسکی ناساز ہو گئی تہی اور لائق خدمتگذاری کے نہ تہا مگر وہ نوکر ایسا خوش

تنہا یا اوسکے ایک پرانے جان پہچان سے ملاقات ہوگئے اور اوس شخص نے کچھ روپے لیکر
یہ اقرار کیا کہ مین اپنے دوست قدیم مسمی ایپٹ کو مکان بہی رہنے کے واسطے دونگا اور تیمارداری
بہی بخوبی کرونگا چنانچہ چند مہینے بعد جب ہملوگ سفر سے مراجعت کرکے پہر شہر فیلی پولس مین
آکر داخل ہوے تو معلوم ہوا کہ اوس شخص نے ایفای وعدہ بوجہ احسن کیا ہے اور اس سبب سے
ہملوگون کو حظ وافر حاصل ہوا اور نوکر مذکور نے کہ گاڑی بانی کے کام پر مامور تہا اپنے ہاٹن ٹاٹ
بہائیون سے ملاقات کرکے حال سفر کا سب سنا اور اوسکو معلوم ہوا کہ میری ہاٹن ٹاٹ
بہائی جس طرح سے شہر کولنبرک مین عرق اُوڈی کلون پی کر بدمست ہوی تہی اوس
طرح سے پہر کبہی خستہ وخراب نہین ہوئے فقط

اقلیم کیپ مین اور ایک قسم کی قوم مثل ہاٹن ٹاٹ کے رہتے ہین کہ اونکو کورنا کہتی ہین
چنانچہ چہٹوین جون کو علی الصباح کورناؤن نے آکر ہماری گاڑی کو گہیر لیا اور ہماری جماعت کو قافلہ
تجارون کا سمجہ کر واسطے خرید وفروخت کے مجتمع ہوے ہملوگون نے بہی جو موقع دیکہا
تو اپنی دوکان قلیل البضاعت چن دی اور شام نہونے پائی تہی کہ ایک اچہا گلہ بہیڑیون کا
اکٹہا کر لیا اور اون بہیڑیون کی عوض صرف دو چار سیر باروت اور دو بوتل برانڈی شراب
حوالہ کی فقط

آٹہوین جون کو وقت شام چند دہقانی دریای وال کے کنارے سے لوٹ کر اپنی بستی کو
جاتی تہی اثنا راہ مین ہملوگون سے ملاقات ہوی اور اونکی زبانی معلوم ہوا کہ قبل اسکے
جاسوسون نے آکر خبر دی تہی کہ مسمی موسلکات شاہ زولا ولندیزیون کی لشکرگاہ سے دو روز
کے فاصلے پر کمین گاہ مین ٹہرا ہے اور برطبق پہونچنے اس خبر کے اٹہارہوین ۱۸ ماہ مئی کو مسمی
پوٹ جیٹ سپہ سالار شاہ موسلکاٹ سے جنگ وجدال کرنے گیا ہی جب ہملوگون
نے یہ حال سنا تو یہ تصور رہا کہ اگر یہ خبر صحیح ہو تو صلاح کی بات یہ ہوگی کہ یہان کے حاکم
وقت سے ملاقات کیا چاہیے تب البتہ اوسکی عملداری مین شکار کہیلنا مضائقہ نہین فقط
جب ہم لوگ آگے بڑہے تو ایک کفدست میدان نظر پڑا کہ نہ سبزہ ہے نہ درخت مگر
چارون طرف چہوٹے چہوٹے پہاڑ واقع ہین اور صورت دبستگی کی کوئی نہین اور پہاڑون

[illegible]

کے ستلے خرگوش اور تیتر اور چیرہیں افراط ہین مگر بڑے جانور جو شکار کہیلنے کے لائق
ہوتے ہین اونکا نام و نشان کچہہ بہی نہین اور ایام ایسے اچہے ہین کہ جسکی تعریف نہین ہو سکتی
مفرح القلوب راحت بخشش دن کو طلوع صاف ابر کا سایہ لطف آتا ہے اور شب کو فلک ستارون
سے بڑی کیفیت دکہاتا ہے آندہی سے طبیعت پر غبار نہین اور غبار سے ذرہ بہی
کدورت آشنا نہین گیارہوین تاریخ کو ہم لوگون سے ریت ندی کی کنارہ پر دیرہ کیا یہ ندی بہت
چہوٹی ہے اور ہم لوگون کے مقام فرودگاہ سے جو پہاڑ چہوٹے چہوٹے پورب کی طرف
تہے اونہین پہاڑون پر سے یہ ندی نکلی ہے اور وہان بہی ہم لوگون نے جو چار ون
طرف نظر کی تو بالکل اوداس و ویران میدان دکہلائی دیا اور گرد و پیش نہ جنگل نظر آتا تہا نہ پانی
ملتا تہا پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہان کوئی شخص محنت و جانفشانی کر کے کاشتکاری کیا چاہے
تو محنت اوسکی رایگان ہوگی لیکن باوجودیکہ زمین ناہموار تہی اور عالم سناٹے کا تہا تاہم اوس
ویرانے مین عجب کیفیت تہی کہ خواہ نخواہ طبیعت خوش ہو جاوے متصل اپنی فرودگاہ سے ہم نے دیکہا
کہ ندی مذکور کے کنارے پر چند الیمان کے پادریون نے بود و باش اختیار کی ہی اس نیت سے
کہ اوس ملک مین قوم کورنا جو رہتے ہین سو نہایت سرگشتہ اور پریشان حال ہین اون لوگون
کو تلقین و تعلیم سے راہ راست پر لانا چاہیے چنانچہ ہم لوگون کا قیام جو ندی مذکور کے کنارے
پر ہوا تو بندہ سوار ہو کر مدرسہ دیکہنے گیا دیکہا کہ ایک چہوٹا سا گانون ہے اور اوس گانون
مین دس بارہ جہونپڑے نرکل سے چہائے ہوے ہین اور وہین مدرسہ بنا ہے اور
اوسی گانون مین بہ نسبت اور مکانون کے ایک مکان بڑا اور عمدہ دکہلائی دیا اور معلوم
ہوا کہ یہ مکان یہان کے افسر کا ہے اور اوسکا نام ہیت ویٹ فوٹ ہے اور صورت
جو اوسکی دیکہی تو نہایت بہیبت اور کریہ منظر اور حال اوسکے چلن کا بہی اسی بیان سے
دریافت کرنا چاہیے بقول شخصی کہ درویش ہمین جا ملش بپرس اور مدرسہ کا حال
جو دریافت کیا تو ابتر معلوم ہوا یعنے جس نیت سے پادریون نے وہ مدرسہ مقرر کیا تہا
سو اوسکی مراد نہ بر آئی اور جو ترقی کہ اوس مدرسے مین ہونا چاہیے وہ کچہہ بہی نہ ہوے
لیکن اسمین پادری صاحبون کا ذرا بہی قصور پایا نہین جاتا وجہ اوسکی یہ ہے کہ زمینداران

ولندیزی ایک جگہ پر مقیم نہین ہوتے اکثر خانہ بدوش رہتے ہین اور پادری صاحب کے
حاملہ اختیار سے یہ بات باہر ہے کہ اونکو ایک جگہ پر قیام کراکے تلقین و تعلیم کرسکین اور
اسی سبب سے اوس مدرسے مین علم کی تحصیل بخوبی نہین ہوتی سنہ ۱۸۳۶ عیسوی سے
ولندیزی دہقانیون نے سیاحی اختیار کی ہے اور ابھی تک اونکا شوق سفر کرنیکا کسی نوع
سے کم نہین ہوا اور اسی سبب سے انگریزون کی بستی کے حد شرقی پر باب تجارت خوب
کہلا ہی اور انگریز سوداگر جو اسباب تجارت وہان لیکر جاتے ہین منافع کثیر اوٹھاتے ہین
سابق مین یہ حال تہا کہ وہان کی تجارت مین بہت ہی کم منفعت ہوتی تہی اور اس سبب سے
کم لوگ سوداگری کرتے تہے اور اب تو بازار خوب گرم رہتا ہے اور نفع کثیر ہوتا ہے
آگی شراب برانڈی تو قوم کورنا کی درمیان مین خواص عنقا رکہتے تہے لیکن اندنون فی الجملہ
اوسکی افراط ہے اور سوداگر جانتے ہین کہ جتنے لوگ قوم ہاٹن ٹاٹ کی پیدایش سے
ہین وہی لوگ شراب زیادہ نشئی کے بڑے شائق ہین اور اسی لیے اگر انگریزون کی بستی
سے باہر جانے کا اتفاق ہو تو برانڈی شراب بافراط لے چلنا مناسب ہے تاکہ منفعت
خوب ہووے اور قوم ہاٹن ٹاٹ کو جو شراب بآسانی مل سکتی ہے تو اونکو اسکی طمع
زیادہ ہو گئی ہے اور اس سبب سے پادریون نے جو چاہا تہا کہ تلقین دین اور راہ
نیک سکہلانے سے اونکی شراب خواری مسدود کرین سو اونکی جہد و سعی محض بیفائدہ ہوئی
اور سب پہلے جو پادریون نے دین عیسوی تلقین کرنا شروع کیا تہا تو صدہا آدمی انجیل
کا وعظ سننے کے واسطے جمع ہوتے تہے مگر شراب کی تجارت جو ترقی پذیر ہوئی تو جہان
مدرسہ مقرر ہوا تہا وہان سے قوم ہاٹن ٹاٹ کافور ہو گئی تاکہ بے خوف و خطر ساتہ پینے
شراب کے اپنی ہوس بوالہوسی کی برلاوین مگر اصحاب دین مسبوق الذکر اپنی مہم عظیم مین باین
ہمہ قباحت بدل و جان مصروف رہتے ہین حتی کہ جہد و کوشش اونکی ابھی تک مطلق کم نہین
ہوئی اور جو کوئی اونکی جانفشانی کا حال سنیگا بجز تحسین و آفرین دوسرا کلمہ اونکے
حق مین نہ کہیگا فقط

القصہ بندہ نے دریای بریت کے کنارے سے دو گھوڑے اور بقیمت ستانوے روپے آٹھ آنے

کے خرید کیے اور چونکہ اونمین سے ایک گہوڑا بہت ہی کم عمر اور مضبوط تہا اور اس لائق تہا
کہ اوسپر سے بندوق سر ہوسکتی تہی تو میرے دست مین یہ دونون گہوڑے نہایت ارزان ملے فقط

داستان سوم روانہ ہونا کٹلاک صاحب کا دریای ریت کے کنارے سے اور پہونچنا بیچ صوبہ تنبکو کی اور ملاقات کرنا وہان کی بیمون سے و بعد ازان مقابلہ قزاقون کا

مدرسہ سے رخصت ہوکر ہم لوگ آگے جو بڑہے تو دیکہا کہ آہوان کیب ہر طرف غول کے
غول نظر آتے ہین اسلیے ریتا ورکا فرندی کے بیچ مین دو روز تک شکار کہیلنے کیواسطے قیام کیا اور اس تپہ جو شکار کہیلی گئی
تو اوسیقدر جانور شکار کر لائے کہ ایک ہفتہ تک جمیع مردمان ہمراہی کے کہانے کیواسطے
کافی ہوے بعد ازان آگے کا جو رستہ لیا تو پہر اوسیطرح کا سفر درپیش آیا جیسا ہم بیان کر چکے
ہین یعنے ملک ویرانے مین چلنے کا اتفاق ہوا کہ جہان تصریح کچہ بہی نہ تہی غرض کہ ۱۸ اٹہارہ جون کو
جون کو دریای میاڈر سے پار اوترکر روز دوم علی الصباح تنبکو مین کہ پادریون کی بستی ہے
داخل ہوے اور یہان پادری گیڈی صاحب نے بشرط مہمانداری کی خوب بجا لائے
اور صوبہ تنبکو عرف مراکوس بہت وسیع ہے اور کہتے ہین کہ چہہ ۶۰۰۰ ہزار سے زیادہ وہان کے
باشندے ہونگے اور زمان سلف مین قوم بردلانک بہت صاحب اقتدار و ذی حشمت
ہوگئے ہین چنانچہ اوسی قوم کے لوگ باقیماندہ اب اوس جگہہ سکونت رکہتے ہین اور
سابق مین تو اون لوگون کے پاس بڑا ملک تہا لیکن فی زماننا وہ ملک شاہ موسلکات کے
قبضے مین ہے حال یہ ہے کہ جب شاہ زولا نے دست تطاول کا دراز کیا تو قوم بردلانک نے
تاب مقاومت کے نہ لاکر رفتہ رفتہ اپنے وطن سے مفارقت اختیار کی اور دریای
دال کے دکہن طرف جاکر تنبکو کے قرب وجوار مین بود و باش قبول کی اور پہلے تو وے
لوگ منتشر تہے لیکن پادری صاحبون نے اپنے حسن سعی سے پہر اون لوگون کو ملا دیا
اور جب وے لوگ جلاوطن ہوکر اس مقام مین آنے لگے تہے تب مسمی مراکو کو اپنا سردار
بالاتفاق مقرر کیا تہا چنانچہ اب وہی مراکو اونکا بادشاہ ہے جب ہم وہان وارد ہوے تو گیڈی
صاحب کے ہمراہ گانون کی سیر کے واسطے گئے دیکہا کہ پانچ ۵ چہہ سو جہوٹے مکہیون کی

چھتی کے مانند بنی ہین مگر علی قدر مراتب کسیکا مکان بڑا ہے کسیکا چھوٹا اور بادشاہ اوسوقت
کہین تشریف لیگئے تھے اسی وجہ سے ہملوگ اونکی ملاقات سے محروم رہے مگر اونکی دونون
بیگم کہ محل سرا مین رونق افروز تہین البتہ ہملوگ اونکی ملازمت سے مشرف ہوسے اور پوشاک پر
اونکی جونگاہ پڑی اور چلن طریق جو اونکا خیال کیا تو اور جو بہت سے لوگ پوشاک کثیف پہنے
ہوسے گرد وپیش حاضر تھے اون مین اور بیگمون مین ذرا بھی تمیز نہ ہوسکتا تھا یعنے صرف ایک
جامہ بکری کے چمڑے کا اونکے تن بدن کی پوشاک تھی اور چند دانے تسبیح کے کانچ کے
بنے ہوسے اونکا زیور تھا اور اگرچہ مردمان وحوش وجنگلی بھی اشخاص اجنبی کے سامنے
باآب وتاب رہتے ہین اور اپنا وقر نہین کہوتے لیکن بندے نے اون بیگمون مین جاہ
وحشم شاہانہ کچھ بھی نہ دیکھا اور جب ہم لوگ اون خاتونون سے گفتگو مین مصروف تھے
اوسوقت ہم لوگون کے نوکر چاکر وہان کے باشندون سے چیزون کا مول تول کر رہے
تھے اور اپنی بازار قلیل البضاعت کہولکر سب چیز ایک ایک کرکے بجلدی تمام اون وحشیون
کو جود دکھلانے لگے تو وہ لوگ کہ نہایت مشتاق تھے خوش ومحظوظ ہوکر انواع واقسام کی
حرکتین وادائین ظاہر کرنے لگے کہ عجب کیفیت نظر آتی تھی غرضکہ جب سیاح فلک نے
مغرب کا رستہ لیا یعنے دن گذرا اور شام ہوئی ہم لوگون کے پاس ایک
معقول گلہ بز میش کا جمع ہوگیا اور علاوہ برین کئی سو سیر ناج بھی ہاتہ لگا اور اوسکی عوض مین
ہم لوگون نے صرف پانچ سیر باروت موتی اور ایک مشت دانہ ہای تسبیح کانچ کے بنی ہوسے
حوالہ کیے اور دوسرے روز بسبب یکشنبہ ہونے کے وہین مقام کیا دیکھا کہ قبل دوپہر کے
تخمیناً دوسو باشندے وہان کے مجتمع ہوسے اور کیڈی صاحب نے تلقین دین شروع کی
چنانچہ صاحب موصوف نے وہین کی زبان مین ایسی خوش تقریری دلستانی سے نماز ادا کی
اور وعظ کہا کہ بندے کو تعجب گذرا اور دیکھا کہ اصحاب حاضرین علی الخصوص دونون بیگم پادری
صاحب کی گفتگو نہایت متوجہ ہوکر سنتے ہین اور اس سے ہم لوگون کو خوشی حاصل ہوسے
کہ پادری صاحب کی محنت درباب تلقین دین بالکل رایگان نہین جاتی القصہ باتیسوین تاریخ
کو وقت صبح جو روانگی کی طیاری کی اور بیل جوتنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ قریب آدہے

بیلون کے گم ہین غرضکہ اونکی تلاش مین دو روز گذرے تب جانوران مذکور کہ دریای ہیاڈر
تک کوسون پیچہے ہٹ کر گمراہ ہوگئے تہے چوبیسوین تاریخ کو پہر ملے اور ہم لوگون نے پہر بادیہ
پیمائی جو اختیار کی تو تین روز تک بڑی کڑی منزلین پڑین یعنے تینون روز برابر ۲۵ پچیس پچیس
میل چلنا پڑا اور تب دریای ویت کے کنارے پر پہونچے یہان چند ولندیزیون سے
ملاقات ہوئی حال اونکا اس طرز پر ہے کہ ۱۸۳۵ع مین جب ملک کیپ مین بڑی ہل چل پڑی
تہی اور لوگ اپنا اپنا مکان چہوڑ چہوڑ کر اور اور جگہہ جا بسے تہے تب ولندیزیون نے اپنے دیس
سے آوارہ و سرگردان ہوکر دریای ویت کے کنارے آکر اپنا مکان بنایا تہا مگر ظاہرا معلوم
ہوا کہ اونکو مکان چہوڑنے کا بڑا قلق تہا کسواسطے کہ وے اپنی بستی اور زمینداری کی تعریف
کرتے تہے اور کہتے تہے کہ سابق مین تو بڑی آرام و چین سے گذرتی تہی مگر اب ہملوگون
پر یہ مصیبت پڑی ہے کہ بہ تکلیف ہماری اوقات بسر ہوتی ہے مگر ہملوگون نے ناحق
اونسے راہ و رسم دوستانہ پیدا کی کسواسطے کہ وہ لوگ گاڑیون کے گرد و پیش مثل مرغ کرکس
کے ادہر اودہر گہومتے تہے اور موقع دیکہتے تہے کہ جو چیز نظر پڑے چنگل مار کر علیحدہ کیا
چاہیے غرضکہ بڑی مشکل سے اونہون نے ہمارا پیچہا چہوڑا +

القصہ دریای ویت کے کنارے سے روانہ ہوکر اوسکی چہوٹی سی بستی سے دور نکل گئے
تہے اور دوسرے روز با آرام تمام چلے جاتے تہے کہ یکایک تین دہقانی
سوار ہم لوگون کے قافلے مین آکر وارد ہوئے اور جو گاڑی سب سے آگے جاتی
تہی اور فنس جیرلڈ صاحب اوسکے ساتہ تہے اونکے پاس پہونچکر مثل ڈاکوون کے اسطور پہ
سلام کیا کہ جیسا ہملوگون نے اکثر قصون مین قزاقون کا حال سنا ہے یعنے دہقانی مسطور
فنس جیرلڈ صاحب سے اسطرح پر ہمکلام ہوئے کہ بس صاحب آگے قدم مت رکہیے اور جو
کچہ آپکے پاس ہے حوالے کیجیے نہین تو ہم آپکو بہلا کر سب چہین لین گے اور دہمکایا
کہ ہم لوگ دریای ویت کے کنارے سے گہوڑون پر سوار ہوکر تمہاری گاڑیون کی تلاش مین اسقدر
مسافت بعید پر آئے ہین اور سن چکے ہین کہ تم انگریزی سوداگر ہو اور دریای وال سے پار
اوترکر بہت سی بندوق و گولی و باروت زولاون کے بادشاہ کے واسطے لیے جاتے ہو

سو وہ سب فوراً ہمکو حوالہ کرو یہ کہکر اونہون نے ایسی جہڑکیان سنائین اور دہمکایا کہ ہملوگون کے ہوش و حواس جاتے رہے اور جواب مین بجز صاف صاف کہنے کے چارہ دوسرا نظر نہ پڑا اور کہدیا کہ ہم فلاسفے ہین اور فلاسفے کے کام کیواسطے جاتے ہین اور ہم لوگون سے شاید حماقت بن پڑی کہ جسطرح سے ولندیزیون نے ہمکو دہمکایا تہا اوسی طرح ہم بہی اونکے ساتہ پیش آئے اور بخوبی ذہن نشین کردیا کہ اگر آپ نے کیسطور سے ہمارے قافلے پر دست درازی کی تو حتی الوسع تا دم واپسین ہم آپ کا مقابلہ کرینگے جب اونہون نے دیکہا کہ یہہ لوگ سب مستعد ہین اور پیش نہین جاتی تو دہمکاتی ہوے اور یہ کلمہ کہتے ہوے چلے گئے کہ ہم تہوڑی دیر مین بہت سے آدمی ہمراہ لیکر پہر آوینگے اور کپتان فنس جرلڈ صاحب کو پکڑکر گاڑی کے پہیہ مین باندہ دینگے جب ہم لوگون نے یہ کلمات پرخوف و خطر سنے اور قافیہ تنگ دیکہا تو وہین پر قیام کرنا مناسب سمجہا اور مردمان ہمراہی سے کہدیا کہ سب کوئی اپنی حفاظت کے واسطے آمادہ ہوجاو اور سبہون کو گولی و باروت تقسیم کردی اور اونہون نے متفق اللفظ والمعنی کرقرار کیا کہ جو ہونی ہوی سو ہوی جب تک کہ دم مین دم ہے ہملوگ میدان سے مُنہہ نہ پہیرینگے ہملوگون کی طرف پانچ فرنگی تہی اور آٹہہ ہاٹن ٹاٹ اور مسمی بوڈہا سالم متوطن مالیا کا یعنے جمیع چودہ آدمی ساتہے اور سبہون کے پاس بندوق و گولی و باروت موجود تہی لیکن تسپر بہی یہ خیال گذرتا تہا کہ نہ معلوم کتنے ولندیزی دہقانیون سے مقابلہ کرنے کا اتفاق ہو اور اتفاقاً کیسی ہو کسواسطے کہ قوم ہاٹن ٹاٹ کا کون بہروسا ہے اگر وہ لوگ لڑینگے تو صرف اسی خوف سے لڑینگے کہ جسمین ولندیزی کے پنجہ مین گرفتار نہو وین غرضکہ شب بخیر گذری اور کسی نوع سے تخلل واقع نہوا مگر ہم لوگ دیکہتے تہے کہ دہقانیان ولندیزی ہملوگون سے متصل آگ جلائے ہوے ہوشیار رہین صبح جو ہوئی تو ہم لوگون نے آپس مین خوب غور کرکے یہ بات ٹہرائی کہ فنس جرلڈ صاحب اور مسمی الٹس بندے کا نوکر دونون گہوڑے پرسوار ہوکر غنیم کے لشکر مین جائین اور پیغام مصالحت کا کرین چنانچہ وہ گئے اور پروانہ راہداری کا کہ ہم لوگون نے کیپ کے گورنمنٹ سے حاصل کیا تہا اور اور دست آویزین جو ہمارے پاس اوسوقت موجود تہین ساتہ لیتے گئے اور اون دستاویزون

سکے دکھلانے سے ہماری مراد بر آئی اور مطلب حاصل ہوا اسلیئے کپتان فنٹس جرلڈ صاحب اور مسمی واٹس نے وہان سے پھر کر یہ مژدہ سنایا کہ اب کچھ اندیشہ نہین ہے بیخوف وخطر اپنا رستہ لو اور غنیم کی فرودگاہ مین فنٹس جرلڈ صاحب نے یہ بہی سنا کہ کل کی شام کو بعد غروب آفتاب بیس آدمی مسلح زیر حکومت مسمی ڈی بیر ہملوگون کی گاریون سے سو دو سو گز کے فاصلے پر آگئے تھے اور یہ ارادہ تہا کہ یورش کرین لیکن اناً فاناً اونکی رای بدل گئی اور یہ ٹہرایا کہ جو عامل دریای وال کے کنارے پر مقیم ہے اوس سے اسکی صلاح پوچہنا چاہیے حقیقت یہ ہے کہ اوسیوقت شام کو چند بند وقین ہملوگون کی گاڑیون سے سر ہوئین تہین اور شاید اسی سبب سے غنیم خوف زدہ ہو کر حملہ کرنے سے باز رہے یا شاید اور کسی وجہہ سے باز رہے ہون اوسکا علم ہمکو نہین اور مسمی ڈی کلرک عامل متعینہ دریای وال کے پاس اون قزاقون نے ہماری شکایت کیہا ہبی اسکا نتیجہ پیچہے سے معلوم ہوگا

داستان چہارم پہوچنا کنلاک صاحب کا صحرای لق ودق مین و شکار کرنا جنگلی گہوڑون کا و مقابلہ شیرون سے

جہان ہم لوگون سے اور دلنذیری جوانمردون سے محاربہ ومجادلہ درپیش تہا وہان سے غرہ جولائی کو تخمیناً بیس میل راہ طے کرکے ایک ندی کے کنارے پر پہونچے کہ وہ ندی دریای ساند مین ملی ہے چنانچہ اوس روز اوس ندی کے کنارے قیام کیا روز دوم اول وقت دریای ساند سے جو پار اوترے تو دریا پار اسقدر بالو زیادہ تہی کہ ہماری تین گاڑیان اوسی بالو مین پہنس گئین مگر چار چابک بڑے بڑے ہملوگون کے پاس تھے اونہین چابکون سے بیلون کو جو مارنا شروع کیا اور آدمیون نے بہی شور و غل کرکے گاڑیون کو دہکا دیا تو وہ گاڑیان ریت سے نکل آئین اور کچہ نقصان نہین ہونے پایا بعد ازان چار گہنٹے تک اور آگے جو بڑہے تو مسمی ڈی برو ان دہقانی کا علاقہ ملا کہ اس شخص نے اپنے دیس سے نکل کر یہان آکر سکونت اختیار کی تہی سو حال یہ ہے کہ ہملوگون کے پاس صرف ایک گاڑی باقی رہ گئی تہی وہ بہی کسالت سفر سے بہت ماندی تہی اور دس بیل بہی اسقدر تہک گئے تھے کہ اونکو تاب و طاقت زیادہ چلنے کی نہ تہی لاچار اون

جانورون کو مسمی ڈی مرنوان مسطور کے سپرد کرکے آگے کا رستہ لیا تو راہ نشیب و فراز
مین چلنا پڑا اور جا بجا پہاڑ کے ٹیلے بہی نظر آتے تہے کہ بسبب شوریت کے سبزہ اور
درخت اون پر کچہ نہ جما تہا بعد ازان یکایک ایک لق و دق میدان مین وارد ہوے کہ جہان
تک نظر جاتی تہی نہ سبزہ دکہلائی دیتا تہا نہ درخت اور گنبد آسمان چارون طرف حد صحرا نظر پڑتا تہا
بقول میر حسن جو دیکہا تو صحرا ہے اک لق و دق + کہ رستم جسے دیکہہ ہو جاے فق +
لیکن جا بجا دو دو چار چار مکانات افتادہ البتہ نظر پڑتی تہی کہ اگر اوس ویرانے مین طبیعت اکتاتی
تہی تو مکانون کو دیکہکر اپنا دل بہلاتے تہے جاتے جاتے مکان بہی ہم لوگون کی نظر سے
غایب ہوے تب تو ہم ایسے جنگل مین پہونچی کہ کہین راہ بہی نظر نہ آتی تہی اور شکار کرنے کے
لائق جانور بہ کثرت تہے جسطرف نگاہ جاتی تہی غول کے غول آہو از قسم نود کہلائی دیتے تہے
اور اونکے پیچہے اور رنگ برنگ کے ہرن ہم لوگون کی راہ پر آکر ادہر سے اودہر کودتی تہی فقط
چوتہی تاریخ کو جو نور کا تڑکا ہوا تو بندہ اپنے دونون دوستون کو یعنے فلس جرلد صاحب اور تامسن
صاحب کو ہمراہ لیکر اپنے قافلے سے علحدہ ہوا اور اپنے نوکر مسمی والٹس سے کہہ دیا کہ گہوڑے
پر سوار ہوکر پیچہے پیچہے آوے القصہ ہم چارون آدمی شکار کی تلاش مین روانہ ہوے اور
صرف چند قدم آگے گئے تہے کہ ایک ہرن دکہلائی دیا چنانچہ کپتان فلس جرلد صاحب نے
اپنی بندوق سے ایسا معقول نشانہ لگایا کہ ایک ہی گولی مین اوسکا کام تمام کیا پس اوسکو
شکار بند مین لٹکا کر آگے بڑہے بعد ازان سب کوئی علحدہ علحدہ ہوکر بڑی دیر تک خوب شکار
کہیلے اور تب ایک ناہموار ٹیلہ پر پہر سبہون سے ملاقات ہوی تو وہان ہم سبہون نے
گہوڑون سے اوتر کر اونکو آدہ گہنٹہ تک چرنے کو چہوڑ دیا کسواسطے کہ یہان جنگلی گہوڑے نظر
آنے لگے تہے اور ہمنے چاہا کہ کچہ آرام کرلین تب اونکا تعاقب کرین لیکن تامس صاحب
اور فلس جرلد صاحب نے ایک نو ہرن کو زخمی کیا تہا اوسی جانور کا پیچہا کیا اور بندے نے تو
اپنے اسپ باد رفتار مسمی سامس پر سوار ہوکر اور اپنے نوکر والٹس کو ساتہ لیکر اوسطرف کا رستہ
لیا جسطرف جنگلی گہوڑے دکہلائی دیے تہے چنانچہ تہوڑی ہی دیر مین ایک قافلہ اونہین گہوڑون
کا نظر پڑا کہ خراماں خراماں چلے جاتے ہین یہان تک کہ اونکے پیچہے بندہ ایسا نزدیک پہونچ

گیا کہ سو گز کا فاصلہ بھی نرہا ہوگا اور تب وے گھوڑے چوکنے ہوے مگر واہ اشعار

کیا خوب سے تھے وہ گھوڑے ہو کر کھڑے وہان پر — پھر پھر کے دیکھتے تھے ہمکو نگاہ کر کر
نزدیک مین جو پہونچا بیساختہ وہ بھاگے — دکھلائی تیز گامی مانند باد صرصر
کہیے اگر چھلاوا تشبیہ ہے بعینہ — نزدیک سے تھے کبھی وہ اور گاہ فاصلے پر
آہو کی چوکڑی تھی سرپٹ کی چال اونکی — اوڑتی تھی دم ہوا مین مانند زلف ابتر
گردن کے بال اونکے تھے خوب ہی چمکتے — ساز و یراق کا مُنہ دیکھا کبھی نہ دم بھر
مُنہ اونکے تھے ملائم دیکھین تھین نگا مین — پاؤن مین در د مطلق پہونچا نعل جڑ کر
چابک کی تیز دستی چلنے کبھی نہ پائی — محفوظ تھا داغ سے تھے پشت و بغل سراسر

لیکن مینے کہا ای جانورو کیون اسقدر بھاگتے ہو یہ تمہاری کوشش کچھ کارگر نہوگی اگر
چہ تم بہت خوبصورت اور تیز رو ہو لیکن ہمارا گھوڑا اسکھلایا ہوا اور کار آزمودہ ہے اوسکی
طاقت اور سرپٹ کے سامنے تمہاری تیز روی کچھ پیش نہ جایگی فقط چنانچہ تین میل تک بندہ
گھوڑے کو سرپٹ پھیکتا ہوا اونکے پیچھے چلا گیا اور تب ایک گھوڑی بہت معقول کلان اسپ
مگر حاملہ دوڑتے دوڑتے بیتاب ہو کر کھڑی ہو گئی مین نے ایک ہی گولی مین اوسکا کام تمام
کیا لیکن اتنے عرصے مین وائٹس میرا نوکر پاؤ کوس آگے بڑھکر گھوڑون کے غول مین پہنچ
گیا اسلئے مین بھی اپنی گھوڑی کو خیز کرکے وائٹس سے جا ملا قضا کار ایک اچھا بچھیرا کم عمر
اپنے غول مین سے علیحدہ ہوا اور ہم دونون شخصون نے دو تین سو گز کے فاصلے تک
اوسکا تعاقب کیا آخرش وہ بھی بیتاب ہو گیا تو بندہ نے چاہا کہ اسکو گرفتار کرکے اپنے
قافلے مین لیچلا چاہیئے لیکن اوسکا لیچلنا موجب تکلیف کا سمجھکر ایک گولی مین اوسے بھی
واصل جہنم کیا الغرض ہم لوگون کو جو متواتر شکار ہاتہ لگے تو وائٹس نہایت محظوظ و خوش ہوا
اور ایک پیالہ شراب کا پی کر کہنے لگا کہ ہمچو من دیگری نیست یعنے ہم لوگ تو دو گھوڑے شکار
کر لائے لیکن ٹامس صاحب اور فٹس جیرلڈ صاحب مفت مین حیران ہوے اور جب فٹس
جیرلڈ صاحب آوینگے تو ان شکارون کے دیکھنے سے اونکو بڑا رشک ہوگا اور وائٹس
اپنے دل مین یہ سمجھتا تھا کہ مین سب چیزون کی اصل ماہیت جانتا ہون اور اگر اوسوقت

آپنے چچا کا گہوڑی پر سواری کرنے پاتا تو شیطان سے مقابلہ کرنے مین قصور نکرتا الغرض
مسمی واٹس شراب کے نشہ مین سرشار طرح بہ طرح کی منصوبہ بازی کر رہا تہا کہ اسمین مینے کہا اپنا
ہوش سنبہال کسواسطے کہ ہمکو واجب ہے کہ اپنے قافلے مین پہر چلین اوسوقت دو گھنٹے
دن باقی تہا اور ہم دونون اپنے اپنے گہوڑون پر سوار ہوکر گاڑیون کی تلاش مین چلے لیکن
ہم دونون آدمیون سے ایک کو بہی معلوم نہ تہا کہ گاڑیان کس طرف گئی ہین گر اطراف
وجوانب جو نگاہ کی اور تین پہاڑ مسطح جو پہلے دیکہ رکہے تہے اوس سے ہمکو یقین ہوا
کہ پورب طرف چلنے سے ہم لوگ بر سر سڑک پہونچ جاوینگے چنانچہ اوسیطرف ہم دونون
شخص اپنے گہوڑونکو لیچلے تو تا کہان تہوڑی ہی دیر مین ایک پرانی گاڑی کی لیک دکہلائی
دی لیکن چونکہ جہان ہمنے گہوڑون کا شکار کیا تہا وہان سے یہ لیک بہت قریب تہی اور
تازے نشان بیلون کے قدم کے نظر نہ پڑتے تہے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ لیک ہمارے
گاڑیون کی نہین ہے اسلئے اوس لیک سے گذر کر سمت مشرق چلی گئی یہان تک کہ
آفتاب غروب ہوگیا اور جب دوسری راہ نہ ملی تو یہ شبہہ ہوا کہ شاید وہی راہ نہو جو ہم پیچہے
چہوڑ آئے ہین کسواسطے کہ جو ہم سمجہتے تہے کہ ہماری گاڑی فلانی طرف گئی ہوگی اوسی طرح
وہ راہ بہی گئی تہی اور یہ تصور ہوا کہ جس سڑک کی ہم تلاش مین ہین یہ وہی سڑک معلوم ہوتی ہے
واللہ عالم کون سبب ہا ہیچ ہوا کہ ہماری گاڑیان ابہی تک نہین آئین غرضکہ ہم لوگون نے
اپنے اپنے گہوڑن کا رخ پہر مغرب طرف پہیرا اور خوب اندہیرا نہونے پایا تہا کہ پہر اوسی
سڑک پر آ پہونچے اور وہان جو دیکہا تو نشان تازہ گاڑی کی لیک کا نظر نہ پڑا اسلئے ہم لوگ
اوسی سڑک پر پیچہے کی طرف پہرے باین امید کہ اگر گاڑیان نملین گی تو کوئی ایسا مقام
ملیگا کہ جہان آگ جلانے کے واسطے ایندہن بہم پہونچے اور خیریت یہ تہی کہ شب ماہ تہی
چنانچہ اوسی سڑک پر جاتے جاتے دو گھنٹے مین ایک ندی پر پہونچے کہ اوس مین کچہ تو پانی
تہا اور کچہ خشکی تہی اور اوسی ندی پر ایک فرودگاہ بنی تہی سو ہم دونون شخصون نے ارادہ
کیا کہ رات یہین بسر کرین القصہ گہوڑون پر سے زین اوتار لیا اور گہوڑون کو ٹہلا دیا
اور ان دنون مین ایام جاڑے کے تہے اور رات بڑی ہوتی تہی تو ہم دونون

شخص کنڈے فراہم کرنے مین مصروف ہوے اور اسقدر کنڈے بنکر اکٹھے کیے کہ تمام رات
آگ جلانے کے واسطے کافی ہون اور اوسی ندی کے نشیب مین ایک جگہ محفوظ پسند کرکے
وہین ٹھہرنے کا ارادہ کیا اور ندی کے ایک جانب تو ہم دونون نے قیام کیا اور گھوڑی
پلے پار گھاس چرتی تھی چنانچہ جب وہ اُس آگ جلانے مین مصروف تھا تو بندہ اونہین گھوڑون
کو تاکتا تھا جب آگ خوب جلنے لگی تو مین نے بھی چاہا کہ اپنے نوکر کے پاس پہونچکر آگ سے
اپنے ہاتھ پاون گرم کرون بلکہ اسی قصد سے اپنی جگہ سے اوٹھا لیکن آگ تک پہونچنے
نہ پایا تھا کہ ایک آواز دردناک کان مین پڑی اور اگرچہ شیر اوسوقت تڑپ رہا تھا لیکن
مجکو فوراً معلوم ہوگیا کہ یہ آواز درد انگیز میرے گھوڑے سامسن کی ہے اور یہ خیال گذرا
کہ افسوس ایسا معقول گھوڑا قیمتی شیر کے پنجے مین گرفتار ہوا غرضکہ ایک بندوق دونالی
ہاتھ مین لیکر شیر کی طرف جھپٹا اور خوب زور سے شور کرکے اور شیر سے دس گز کے فاصلے
پر پہونچکر اوسکا چہرہ تاک کر دونون نال اوسکے مُنہ پر چھوڑ دیے کہ اسمین وہ درندہ اپنے شکار
کو چھوڑ کر ایکبارگی اوچھلا اور ندی کے ناہموار کنارے پر جست کرکے آناً فاناً نظر سے غائب
ہوگیا اور میرا گھوڑا مجروح اجل کے مُنہ سے چھوٹ کر دوسری طرف بھاگا اور اوسوقت کہ رات
تھی اور ہُو کا عالم تھا ایسے زور سے چلایا کہ اوسکی آواز ہولناک سے تمام جنگل گونج اوٹھا
اور طرفہ ماجرا یہ سنیے کہ مصرع ندی نالے نے فرصت ایکدم کی ٭ یعنے اوسیوقت دوسری سمت
سے آواز نالے کی پیہم کان مین پڑی اور معلوم ہوا کہ جو دوسرا گھوڑا میرا باقی رہگیا تھا اوسکی
بھی کم بختی آئی اوسوقت ہماری اور گھوڑیکے درمیان مین پچاس گز کا بھی فاصلہ نہ تھا اور دیکھا کہ
شیر نے مثل گربۂ مسکین کے پونہچکر گھوڑے کو اپنے قابو مین کرلیا ہے اور گھوڑا ہرچند
کہ چاہتا ہے کہ اوسکے پنجۂ خونخوار سے اپنے تئین چھوڑا دے لیکن کچھ اوسکا بس نہین
چلتا جس کسی نے حکایت موہکان کی پڑھی ہے اوسکو یاد ہوگا کہ اوس کتاب کی شروع مین
کیسا دلچسپ حال لکھا ہے جبکہ مسمی ہاک ائی نے اپنے تھوڑے سے ہمراہیون کے
ساتھ ایک غار مین جاکر پناہ لی تھی اور یکایک اسپ مجروح کے نالہ وزاری کی آواز اونکے کان مین
پڑی اور اگرچہ متوطنان عرب الہند اوسوقت موجود تھے اور یہ لوگ بہت معقولیت سے قبہ ہم تھے

جانور اور آدمی کی آواز خوب پہچانتے ہتے اور اس فن مین مہارت کامل رکہتے تہے لیکن
تاہم جب آواز رونے کی انکو بہی طرح سے اونکی گوش زد ہوی تو وے لوگ کچہ حقیقت حال
اوس آواز کی بیان نکر سکے اور یہان پر اسقدر حال خارج از مقام لکہنے سے مطلب
یہ ہے تاکہ پڑہنے والون کو معلوم ہو کہ گہوڑون کے نالہ وزاری کی آواز کیسی عجیب وغریب
ہوتی ہے اور پہچاننا مشکل ہوتا ہے لیکن جب اپنے گہوڑون کے نالہ وزاری کی آواز
ہمارے کان مین پڑی تہی تو ہمکو مطلق شبہہ نہین ہوا کہ یہ آواز کس سبب سے ہے اور کس
جانور کی ہے اور اوسیوقت میرا نوکر بہی خوف زدہ ہوکر شور کر اوٹہا تہا کہ صاحب گہوڑون پر
آفت آئی پس اس صورت مین جانورون کے مجروح ہونے مین کچہ بہی احتمال نہ تہا اور
طرفہ ماجرا یہ کہ اوسوقت ہمارے پاس گولی موجود نہ تہی سو رات کے وقت تو بیچاری
سائس گہوڑی کی تلاش وتفتیش کرنا محض خطرہ تہا بلکہ اپنے واسطے بہی مقام خطرہ کا تہا اسلئے
سائس گہوڑی کو خدا کو سونپا کہ جو کچہ کارگذاران قضا وقدر نے اوسکی قسمت مین لکہا
ہو سو ہوا اور ہم دونون آدمی اس فکر مین ہوے کہ اب جسقدر رات باقی ہے
اپنی محافظت کی تدبیر سے غافل نرہین سو پہلے تو ندی کی تری مین ٹہرنے کا ارادہ کیا تہا
لیکن جب گہوڑون پر یہ آفتین نازل ہوئین تو اونچے ٹیلے پر اوٹہ گئے اور وہان جاکر دو جگہ
آگ روشن کردی اور بیچ مین ہم دونون بیٹہ کر تمام رات چوکی دیتے رہگئے اور اوسوقت
ہمارے پاس گولی تو موجود نہ تہی مگر باروت بہت تہی سو تمام رات یہی شغل تہا کہ علی التواتر
خالی کارتوس بہر کر آواز کرتے تہے اوسوقت تو کسی گفتگو مین کاہے کو دل لگتا تہا مگر تاہم
جو آپس مین بات چیت کرتے تہے تو اپنی آواز اسقدر بلند کرکے بولتے تہے کہ آدمی ایسے
زور سے کم بولتے ہین اسواسطے تاکہ جانوران صحرائی خوف زدہ ہوکر پاس نہ آوین
مگر گرگ وشغال جو چارونطرف شور وغل مچاتے تہے اور شیر تڑپ اور گرج کر مردون کی
ہڈیان بلاخوف وخطر چباتے تہے تو اس سبب سے ہم لوگ بخوبی بات نکرنے پاتے تہے
جب آدہی رات ہوی تو ماہتاب بہی ہمارا ساتہ چہوڑکر مغرب مین جا چہپا اور چشم زدن
مین چارون طرف اندہیرا چہا گیا اور آگ جو جلتی تہی اوس سے چکاچوندہ معلوم ہونے

لگے اور خوب نظر نہ پڑتا تہا اور تہوڑی دیر سے ایسا سناٹا ہو گیا تہا کہ کہین پتا نہ کہڑکتا تہا
اور مین اس تصور مین تہا کہ یا الٰہی ایسے دشت پر خوف وخطر سے کس طرح نجات ہو اور آگ کی
روشنی جو تہوڑی بہت جگمگاتی تہی اوس سے مین نے دیکہا کہ واٹسن کی آنکہون سے آنسو
بہی جاتے ہین تو مجہے یہ خیال گذرا کہ واٹسن تو خود گریہ وزاری کر رہا ہے میری کیا مدد کریگا
غرض کہ اسی تصور مین بیٹہا تہا کہ یکایک پہر آفت نازل ہوی یعنے جانوران صحرائی نے ایکبارگی
ہمکو حلقے مین کر لیا اور سب ملکر باواز بلند چلّائے تب مجکو معلوم ہوا کہ جانورون نے آکر مجکو
اور واٹسن کو گہیر لیا ہے تو ہم دونون چوکنے ہوکر کہڑے ہوگئے اور پہ جلتے ہوے آگ
اوٹہا اوٹہا کر اونہین جانورون پر پہینکنے لگے چنانچہ ہماری تدبیر کارگر ہوئی اور جانوران
مذکورین فوراً ندی کی طرف ہٹ گئے اور پہر ہمکو نہین ستایا اور رات کے وقت برف بہی
خوب پڑی یہان تک کہ صبح کو اوٹہکر نالے مین جو دیکہا تو بہت ڈہیر برف جمی تہی اور شب کو
اگرچہ سواے معمولی پوشاک کے اور کچہ میرے پاس اوڑہنے کو نہ تہا اور سایہ بہی
کسی طرح کا نہ تہا کہ شبنم سے حفاظت ہوتی لیکن باینہمہ بندے کو ذرا بہی سردی نہ معلوم ہوی
وجہ اوسکی یہ تہی کہ بندہ تو اپنے ہمراہیون سے علیحدہ ہوکر اور ملک ویرانے مین راہ بہول
کر ایک بیک شیرون کے جنگل مین آپہنسا تہا اور یہ امید کا ہے کو تہی کہ پہر ساتہیون سے
کبہی ملاقات ہوگی چنانچہ اوسوقت تو یہ حال تہا کہ **مصرع** دل من داند و من دانم و داند دل من
یعنے اوس آفت مین تو اپنی جان بچانے کی پڑی تہی سردی گرمی کا خیال کون کرے جب شب آخر
ہوی اور شعاع آفتاب طلوع خاور مین نظر آنے لگی تو ہمنے دیکہا کہ پانچ شیر اپنی شکارگاہ سے
جہان گہوڑون کو مارا تہا آہستہ آہستہ چلے جاتے ہین اور جب دن زیادہ چڑہا اور
آفتاب کی روشنی سے سب چیزین نظر پڑنے لگین تو مین نے دیکہا کہ ندی کے پلے پار میرے
دونون گہوڑون کی لاشین پارہ پارہ کیے ہوے پڑے ہین اور جہان مین ٹہہر کر شب کیوقت
چوکیداری کرتا تہا وہان سے پچاس گز کا بہی فاصلہ نہوگا اور مین پیشتر ذکر کر چکا ہون کہ
میرے پاس گولی موجود نہ تہی لیکن دو چار آواز کے واسطے چہرا البتہ پاس تہا سو مین نے
ارادہ کیا کہ یہان سے تبنکو کی بستی ساٹہ کوس کے فاصلے پر ہوگی اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ

سڑک اوسی طرف گئی ہے تو گاڑیون کی تلاش چھوڑ چھاڑ کر اسی راہ سے تبکو کی طرف چلا چاہیے
لیکن اشتہا بدرجہ اتم غالب تھی اور کچھ کھانے پینے کو پاس نہ تھا مگر بیچاری چا کا گھوڑی کو
کہ داؤس کے سواری کا تھا شیرون نے مار ڈالا تھا اوسیکا ایک ایک ٹکڑا گوشت کاٹ کر کچھ گرسنگی
رفع کی اور زین و لگام ایک پہیر سیے کی مانند مین کہ نزدیک تھی چھپا کر دریای ارنج کی طرف روانہ
ہوئے لیکن اوس دریای کلان تک پہونچنے کی امید مطلق نہ تھی کسواسطے کہ اول تو جانوران
صحرائی درندے بکثرت تھے اور دوم یہ کہ راہ معلوم نہ تھی غرضکہ ایک میل بھی نہ گیے ہونگے
کہ سڑک کا نشان تو بالکل مفقود ہوا اور ہم سخت حیران ہوے کہ اب کیا کرین قریب ایک گھنٹہ
تک ہمنے ایدہر اودہر راہ ڈھونڈہی لیکن جب کچھ پتا نہ لگا تو مایوس ہو کر ایسی تلاش سے
درگذری اور جب کوئی امید باقی نرہے تو یہ منصوبہ کیا کہ خود ایسی تجویز کرین جسمین جلد اپنی
بستی مین پہونچین اور اوپر بندہ کوہ ہای مسطح کا ذکر لکہ آیا ہے چنانچہ اونہین پہاڑون کے دیکھنے
سے معلوم ہوا کہ یہان سے ہماری بستی صاف دکہن کی طرف ہے القصہ دو تین گھنٹے
تک برابر چپ چاپ تیز گام سمت جنوب سے چلے گیے اور تب یکایک ہم دونون شخصون کو دو
سے گاڑی کی لیک نظر پڑی اور معلوم ہوا کہ اسی راہ سے گاڑیان آیا جایا کرتی ہین اور بعد ازان
ثابت ہوا کہ ہم اسی سڑک کی تلاش اسقدر حیران و سرگردان ہوئے ہین اوسوقت تو بندے کو
کمال خوشی حاصل ہوی اور حقیقت تو یہ ہے کہ قدر عافیت آن کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار
آید جو لوگ ایسی آفتون مین گرفتار ہوے ہین اور ہرچند کہ جہد و سعی کرتے ہین لیکن اپنی
منزل مقصود پر نہین پونہچتے اور بعد دوا دوش بسیار جب اونکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز
دہلی دور است تو اوسوقت کیا ہی رنج دل پر گذرتا ہے مگر جب آرزو بر آتی ہے تو ایسی خوشی
حاصل ہوتی ہے کہ اوسکی قدر اور کوئی کیا جانے مثل مشہور جسکے پاون نجاے بوائی
وہ کیا جانے پیر پرائی غرضکہ یہ گمراہ جب راہ پر پونہچا تو نہایت صدق دل سے سجدہ شکر
حق تعالی کی جناب مین ادا کیا اور کہا کہ توہی ایسا ہے کہ ہم لوگون کے حال تباہ پر رحم
کر کے ایسی آفت سے نجات بخشی القصہ تقویت پا کر شادان و فرحان اوسی سڑک پر
گام زن ہوے اور شام کو پانچ بجے تک اپنے قافلے مین پہر داخل ہو گئے یعنے

پینتیس ۳۵ گہنٹے تک ہم اوس سے علیحدہ رہے تہے اور اس عرصے مین خواب و خور دونو حرام تہا بلکہ
جو تہوڑا سا گوشت گہوڑے کا کباب کر کے کہانے کا ارادہ کیا تہا سو وہ ایسا سخت تہا اور اوسمین
بو ہی سن اور اور مکروہ چیزون کی ایسی نقص معلوم ہوی تہی کہ باوجود گرسنگی کمال کے کہا یا گیا فقط

داستان پنجم ۵ وارد ہونا قافلے کا کنارے پر دجلہ بلوم اسپرنٹ سے کے اور آمادہ ہونا وہانکے باشندون کا واسطے مقابلے کے اور بعد عبور قالس ندی سے کے پہونچنا کنلاک صاحب کا دریای وال کے کنارے پر کہ وہان ولندیزیون نے صاحب موصوف کے قافلے کو عبور کرنے سے مزاحمت کی تہی لیکن بعد ازان مصالحت ہوگئی اور طرفین سے تواضع اکل و شرب کی ظہور مین آئی

جب مین اپنے قافلے مین پہونچا تو دیکہا کہ بلوم اسپرنٹ نامی ایک چہوٹی سی ندی ہے اوسی
کے کنارے پر میرے ساتہیون نے ڈیرہ کیا ہی اور وہان سے چند ولندیزی خانہ بدوش
کی بستی قریب ہے چنانچہ جب مین اپنے ہمراہیون کے زمرے مین پہونچا تہا اور اون
ولندیزیون نے میرے گمراہ ہونے کی خبر سنی تہی تو از راہ مہربانی وے لوگ خود اس پر
مستعد ہوے تہے کہ ہم اونکی یعنے بندے کی تلاش و جستجو کرینگے اور اونکی زبانی معلوم ہوا
کہ جس جنگل مین چوتہی تاریخ کی رات مین نے بسر کی وہان شیر و چیتے بکثرت رہتے ہین اور
اونہون نے مجہے یہ بہی کہا کہ جب راہ سے تم اور ہٹنس اوس جنگل مین گئے تہے اور
وہان تمام رات سلاح بند ہو کر پاسبانی کی اوسی راہ سے حال مین چند ولندیزی دہقانی
اونہین جانورون کا شکار کرنے گئے ہین جب یہ حال معلوم ہوا تو صاف ظاہر ہو گیا کہ
اسی سبب سے جو سڑک ہمکو ملی تہی سو صرف ندی کے کنارے تک تہی اور بعد ازان اوسکا
کچہ پتا نشان نہ ملتا تہا اور جب اوس کمبخت مقام مین ہم اور ہٹنس دونون گہوڑون پر
سوار چلے جاتے تہے تو دیکہا تہا کہ تخمینا دو سو گز کے فاصلے پر ایک بڑا جانور اچہلتا
ہوا اوسی طرف چلا جاتا ہے جدہر ہم دونون جاتے تہے مگر چونکہ چاندنی جہلملاتی تہی
اور صاف نہ تہی تو معلوم نہوا کہ کون جانور ہے صرف اسیقدر دریافت ہوا کہ جسطرح

ہم جاتے تھے اوسیطرف وہ بھی جاتا تھا شاید یہ دیوانہ نو تھا اور یا شاید شیر تھا کہ گہوڑون پر پیچھے سے حملہ آور ہوکر اونکا کام تمام کیا اور اس مقام میں جو شیرون کا ذکر ہے تو ایک اور حال بھی یہان لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ماہ ستمبر مین میرے دوست تامسن صاحب کتون کو ساتھ لیکے کیمپ کی طرف انگریزون کی بستی کو جاتے تھے چنانچہ اسی چپقلش مین گرفتار ہوگئے تھے کہ بمشکل کتون کی جان بچی حال اوسکا اس طرز پر ہے کہ تامسن صاحب اپنی بندوقین چھرے سے بھر کر اور دو شکاری کتون کو ساتھ لیکر گاریون سے علیحدہ ہوئے تاکہ کوئی نفیس خوش ذایقہ جانور شکار کرکے کہانے کے واسطے لے آوین سو دونون کتے تو آگے آگے شکار کے تلاش مین چلے جاتے تھے اور تامس صاحب پیچھے تھے رفتہ رفتہ ناگہان ایک ایسے مقام پر پہونچے کہ وہان سے چند گز کے فاصلے پر ایک جھیل تھی اور اوس مین سینوار اور نرکل وغیرہ بہت جما تھا اور اس قسم کی جھیلین جابجا دریای وال کے میدان مین دکھلائی دیتے ہین چنانچہ کتے تو نرکل کی جہاری کے کنارے پر پہونچ گئے اور تامس صاحب نے دیکھا کہ جہاڑی کے اندر سے کوئی جانور اپنی آنکھین لال کیے ہوئے تاک رہا ہے تامسن صاحب سمجھے کہ تیندوا ہی اور اوسکی سر کا نشانہ تاک کر اپنی شکاری بندوق چلائی مگر اوس جانور نے ذرا بھی حرکت نہ کی اور تامس صاحب کو جب معلوم ہوا کہ زخم کاری بیٹھا تو اونہون نے ارادہ کیا کہ اس گربۂ مسکین کو جہاڑی کے اندر سے نکال کر باہر کیا چاہیے لیکن وہ اسقدر بھاری تھا کہ تامس صاحب کھینچ نہ سکی قضاکار دو ایک ہاٹن ٹاٹ تھوڑی دیر مین وارد ہوی اور اوس جانور کو کھینچ لائی تب معلوم ہوا کہ شیر ببر کا بچہ ہے اور ابھی خوب جوان نہین ہوا اور آگے ہم لکھ چکے ہین کہ ولندیزی قزاقون نے آکر ہمکو دھمکایا تھا اور مسمی ڈی ببر کا ارادہ یہ تھا کہ ہملوگون کے قافلہ پر یورش کرے لیکن نہ معلوم کیا سمجھ کر باز رہا اور اسکی خبر عامل کے پاس کہلا بھیجی چنانچہ جو قاصد یہ حال کہنے جاتا تھا وہ جب بلوم اسپرنٹ ندی کے کنارے پر پہونچا تو معلوم ہوتا ہے کہ اوسی نے یہان کے باشندون سے ہملوگون کے قریب پہونچنے کا حال کہا کہ خبردار فلان فلان اسطرف آتے ہین تم لوگ ہوشیار

رہو اور اس سبب سے جس طرح اونکے بھائی برادری کہ دریای دبت کے کنارے پر
سکونت رکھتے تھے خوف زدہ ہو گئے تھے اوسیطرح باشندگان کنارہ دریای ملوم
اسپرٹ بھی ڈر گئے اور جب دور سے دیکھا کہ ہماری گاڑیان آتی ہین تو مسلح ہوکر اور
مسمی فیلڈ کاربٹ کو اپنا افسر مقرر کرکے ہملوگون سے مقابلہ کرنیکو روانہ ہوے لیکن اثناے
راہ مین ایک انگریز سوداگر ساکن شہر کریہم سے اور اونسے ملاقات ہوی اور سوداگر
مذکور نے اونکو خوبی سمجھا دیا کہ یہ بیچارے تین انگریز واسطے تبدیل آب و ہوا کے
ہندوستان سے آئے ہین اور مسافرت اسواسطے اختیار کی ہے تاکہ تفریح طبع ہو
اور مزاج اعتدال پر آوے القصہ سوداگر مذکور نے ایسی خوش تقریری سے یہ حال
بیان کیا کہ سکنای کنارہ دجلہ ملوم اسپرٹ اپنی اپنی بندوق پیچھے چھوڑکر ہملوگون کی ملاقات
کے واسطے آئی اور ہم لوگون نے ایک ناسدانی اور ایک پیالہ فرانسیسی براندی شراب اونکے
نذر کیا اور تب مصالحت ہوگی روز دوم ملوم اسپرنٹ ندی کے کنارے سے روانہ
ہوے تو پہاڑ کے اوپر چڑھنا پڑا اور جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر
اسطرح پر سے واقع ہے گویا مدور زینہ سے بنے ہین اور ابھی تک تو میدان مین ہم لوگ
برابر چلے آئے تھے کہ صورت تفریح کی کچھ بھی نظر آئی تھی لیکن اب پہاڑون پر جو چڑھائی
ہوی تو ایسا معقول خوشنما جنگل درختونکا ملا کہ جسکے دیکھنے سے آنکھون کو طراوت اور
طبیعت کو فرحت بہم پونہچی اور اون پہاڑون پر سے اوترکر فالس ندی پر پہونچے تو دیکھا
کہ ایک خاندان ولندیزی کے لڑکے بالے زن و مرد سب اوسی ندی کے کنارے رہتے
ہین اور بنام بوتہا مشہور ہین اور انہین لوگون کے درمیان مین ایک بیچارہ غریب اسکاٹلنڈ کا
رہنے والا بھی اپنی اوقات بسر کرتا ہے اور نام اوسکا لیونگسٹن ہے اور اگرچہ ملک بیگانہ
مین اور جاہل اور ناتربیت یافتہ لوگون کے ساتھ وہ اپنے دن کاٹتا ہے لیکن تاہم جو اوصاف
حمیدہ و اطوار پسندیدہ اسکے ملک کے رہنے والون مین پائے جاتے ہین سو سب
اوسمین موجود ہین اور [illegible] یار آشنا کے ساتھ جو صحبت رہتی ہے اونکے پیرایون
سے مسمی لیونگسٹن مذکور بالکل بھرا ہے اور قبل ازین مذکور ہو چکا ہے کہ قریب تھا کہ

درمیان ہمارے اور باشندگان کنارۂ دجلہ بلوم اسپریٹ کے لڑائی ہوجاوے لیکن اتفاق
حسنہ سے ایک انگریزی سوداگر ساکن شہر کریہم کا اوسوقت وارد ہوا اور اوس نے خوش تقریری
سے محاربہ کی تکلیفات سے ہملوگون کو محفوظ رکہا چنانچہ فالس ندی کے کنارے پر جو سوداگر
مذکور سے اور ہم لوگون سے ملاقات ہوی تو بار ثانی دوسری طرح کا مطلب اوس سے
نکلا یعنے بہیڑی بکری کا گلہ جو ہمارے پاس تہا سو بہت کم ہوگیا تہا اور ہمکو مناسب تہا کہ
اور کچہ بہیڑی بکری بہم پونہچادین چنانچہ جس قدر ہمکو مطلوب تہین اوسی سوداگر سے لے لین
اور زر قیمت کے واسطے ہنڈی لکہدی کہ شہر کریہم مین اوسکا روپیہ وصول کرلیوے فقط
فالس ندی سے جو پار اوترے تو دیکہا کہ جہان تک نگاہ جاتی تہی ایک کفدست میدان نظر
پڑتا تہا کہ نہ کہین درخت تہا نہ پانی تہا اور اوسی بیابان مین ہم لوگون کو چلنا پڑا رفتہ رفتہ
چند نشان تازہ شیر کے قدم کے دکہائی دیے تو ہمنے آٹہوین تاریخ کو تیسرے پہر کیوقت
بہ نسبت معمول کے جلد مقام کیا تاکہ جانورون کی حفاظت کیواسطے ایک احاطہ بنالین
اور بمشکل ایک احاطہ بنا تو اوسی احاطہ مین بیل گہوڑا بہیڑی بکری سبہون کو بہردیا اور
ان سب جانورون نے رات بہر اوس احاطہ مین ایسی کہٹ پٹ مچائی کہ قافلے بہر مین
کوئی سونے نپایا اور تمام شب پاسبانی مین بسر ہوگئی جب صبح قریب ہوی تو جانوران
صحرائی کا خوف بالکل رفع ہوا مگر دوسرے روز یہان آتش درکاسہ وہمان بادہ درجام
بود یعنے مثل روز سابق کے اوسی طرح دشت ویرانہ مین بادیہ پیمائی کرنا پڑی جب شام
ہوی تو ایک ندی کے کنارے پر شیر کے قدم کا نشان تازہ نظر پڑا اور معلوم ہوا کہ شام
کے وقت حضرت سے اور ٹامسن صاحب سے یہان ایک ملاقات بہی ہوگئی تہی اور صاحب
موصوف نے دیکہا تہا کہ چند گیدڑ بطور نقیب کے آگے آگے جاتے ہین اور حضرت
پیچہے ہین مگر ٹامسن صاحب اوسوقت تن تنہا تہے اسلیے شاہ بیابان کو چہیڑنا مناسب
نہ سمجہا بارہوین جولائی کو ہملوگ دریای وال پر پونہچے دیکہا کہ یہہ دریا بڑا عظیم الشان
ہے حال اسکا اس طرز پر ہے کہ خلیج ڈیلاگوا سی جانب مغرب تخمیناً پچپن کوس کے
فاصلہ پر اسکا منفذ ہے کہ وہین سے یہہ دریا نکلا ہے اور کیا میڈ ڈارپ جو پادریون

کا شہر ہے اوسکے چند میل جانب جنوب دریای ارج مین ملا ہے اور یہ شہر عرض شمالی [illegible]
اٹہائیس ۲۸ درجہ اور تیس ۳۰ دقیقہ طول کہن سکے طرف ہے چنانچہ چند منٹ گذرے تہے کہ ہمارے
دریای جوال سکے کنارے پر اوتر کر دم لیتے تہے اس عرصے مین چند دہقانی ہمارے
پاس آکر گستاخانہ پوچہنے لگے کہ تم لوگ کون ہو اور کہان سے آتے ہو اور کدہر جاؤگے
اس سے ہملوگون کو معلوم ہوا کہ اب جو آگے بڑہین گے تو کسی زبردست غنیم سے
مقابلہ کرنا پڑیگا کہ ایسا مقابلہ ابہی تک کسی سے نہین ہوا چنانچہ پیچہے سے ہملوگون کو معلوم ہوا
کہ یہ قصور غلط نہ تہا حال اوسکا اس طرز پر ہے کہ دوسرے روز علی الصباح دو ولندیزی گہوڑا
پر سوار ہمارے قافلے مین آ پہنچے اور بعد صاحب سلامت کی اونہون نے بیان کیا کہ دنبولا
قوم زولا سے جنگ و جدال درپیش ہے اور چند لوگ اوسنے لڑنے گئے ہین سو چند ہفتے
سے اونکی خبر کچہ معلوم نہین ہوئی اسلئے ہم لوگون کو تاکید بلیغ ہے کہ کوئی گاڑی دریای ال
سے پار اوترنے نپاوے جب ہملوگون نے یہہ سنا تو دانشمندی کر کے ایک پٹہ برانڈی شراب بہی اونکی
تواضع کی چنانچہ جو ظن فاسد اونکو ہماری جانب تہا سو بالکل دفع ہوا اور ہم لوگون نے اونکو سمجہا دیا کہ اسباب تشنہ تقاکا جو ہملوگ
ہمراہ لیے چلے تہے سو کم ہوتا چلا ہے اور اگر احیانا یہان زیادہ توقف ہوگا تو اسقدر دراز
سفر کے اختیار کرنے سے جو ہمارا اصل مطلب ہے سو حاصل نہوگا پس ایسے وقت مین تم کیا
صلاح دیتے ہو اونہون نے کہا کہ یہان سے بیس ۲۰ کوس کے فاصلے پر مسمی دی کلرک
رہتا ہے اوسی سے دریا پار اوترنے کی اجازت طلب کرو اور اگر اجازت دیوے
تو مضایقہ نہین پار اوترو اور ہم لوگ بہی خطوط سعی سکے اوسکے نام لکہدیتے ہین اور ایک
رہبر ساتہ کر دیتے ہین کہ اوس حاکم کے مکان کا پتا بتلا دیوے الغرض یہ تجویز ٹہری کہ
کہ فشر جرلد صاحب ایک جنگلی ہاٹن ٹاٹ کو رہنمائی کے واسطے ساتہ لیکر دوسرے روز اوس حاکم
عامل سکے مکان پر جاتین پس دونون ولندیزی مہمانون کی شراب سے خوب تواضع کی
باہم خوب خلا ملا ہو گیا لیکن ہمنے دیکہا کہ جسقدر وے شراب پیتے ہین اوسیقدر اونکا
مزید ارتباط ہم لوگون کو موجب تکلیف کا ہوتا ہے یہان تک کہ اون مہمانون سے
ہاتہ چہوڑانا مشکل ہوی جب وے لوگ چلے گئے تو ہم اور ٹامسن صاحب دو سوار دلّن کو

ہمراہ ایک شکار کہیلنے گئے اور تہوڑی ہی دیر مین ایک بڑا غول جنگلی گہوڑون کا نظر پڑا تو یاد
گہنٹہ بہی نہ رہا ہوگا کہ دو گہوڑون کو بندے نے اپنا گہوڑا دوڑا کر گرفتار کیا بعد ازان ایک متول
جوڑا شتر مرغ کا نظر پڑا اور آدہ گہنٹہ سے زیادہ بندے نے اونکا تعاقب کیا لیکن جو فاصلہ
درمیان میرے اور اونکے تہا اوس مین سے ایک گز بہی قریب نہوا تو لاچار مایوس ہوکر
اونکے شکار سے درگذرا اور پہر اپنے قافلے مین آملا درحقیقت حضرت ایوب پیغمبر نے سچ کہا ہے
فرد اوڑتا ہے جسگہڑی وہ شتر مرغ چرخ پر اوس قدر سوار و اسپ کرتا نہین نظر [illegible] روز دوم
قبل از طلوع آفتاب دریای وال کے اوس پار چند بندوقین سر ہوئین تو بندہ کہ خواب
غفلت مین بیخبر سوتا تہا بندوقون کی آواز سنکر یکبارگی اوٹہ بیٹہا اور سخت حیران ہوا کہ یا الہی
یہ بندوقین کہان چہوٹتی ہین غرضکہ کپڑے پہنکر مین نے چاہا کہ اپنے آدمیون کو جگاوُن
اتنے مین ایک گاڑی بان نے مجہ سے آکر کہا کہ کچہ اندیشہ مت کرو جو لوگ قوم زدلا سے لڑنیکے
واسطے گئے تہے وے لوگ بخیر و عافیت تمام مراجعت کرکے لوٹ آئے ہین اس لیے
یہ شلک اونکی سلامی کے واسطے سر ہوتی ہے چند ساعت بعد مین نے دیکہا کہ کئی گاڑیان
لوٹ کر اپنے اپنے گہر کی طرف جاتی ہین چنانچہ چند لوگون نے آکر ہمارے ڈیرے کے پاس
مقام کیا اور اونہون نے بیان کیا کہ ہم لوگ تخمیناً بیس منزل تک گئے اور چند کافران سرخ رنگ
سے کہ اونکا وہم و خیال کچہ بہی نہ تہا مقابلہ ہوا اور اونکی زبانی معلوم ہوا کہ شرق و شمال
کے گوشے مین ایک جوانمرد قوم رہتی ہے اونسے اور مسمی موسلکات شاہ زدلا سے
جنگ و جدل درپیش ہوئی اور چند مہینے گذرے کہ موسلکات اپنے بیٹے سمیت مارا گیا
معلوم نہین کہ یہ بیان سچ ہے یا غلط صحت اسکی پیچہے سے ہوگی لیکن حقیقت امر یہ ہے
کہ ولندیزی لوگ دو سو کوس تک زدلاؤن کے ملک مین بارادۂ جنگ گئے مگر کہین بہیڑ بکری
گای بیل کا بہی سراغ نہ ملا تو غنیم سے مقابلہ کرنے کا مذکور کیا ہے صرف ولندیزیون
کے لشکرگاہ سے آٹہ دن کی راہ پر ایک پرانا سا جہونپڑا نظر پڑا تہا اور اوسی مین تہوڑے
بہت زدولا رہتے تہے سو ولندیزیون نے اون لوگون کو اپنی بندوقون سے ملک عدم
کا رستہ بتلا دیا پس ان وجوہات سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ شاہ موسلکات مارا گیا

ہوگا کسواسطے کہ اگر زندہ ہوتا تو ولندیزیون سے ضرور مقابلہ کرتا اور بالفرض کہ شاہ موسلکات
زندہ تہا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے اپنے ساتہیون سمیت ایسی شکست فاحش اوٹہائی
ہے کہ جو ولندیزی خانہ بدوش مستاجر دریای وال کے گرد و پیش بود و باش کرتے ہین اونکو
پہر کبہی تنگ نکر سکیگا غرض ولندیزی دہقانیون کو یقین کلی تہا کہ موسلکات مارا گیا بظاہر اوری
اونہون نے اوسکا مارا جانا تسلیم کر لیا تہا کسواسطے کہ وے یہ سمجہتے تہے کہ قوم زولا وسے
لڑنے مین کچہ فائدہ نہین ہم لوگ کبہی کامیاب نہونگے اوسسے لڑنا عبث ہے اور اسی
سبب سے جب ولندیزیون نے سنا کہ موسلکات بادشاہ مارا گیا تو وے لوگ بہت خوش
ہوے اور کہا کہ یہ خبر غلط ہو یا صحیح مگر اب تو ہملوگون کو اپنے اپنے گہر لوٹ جانے کا
حیلہ ملا ہے اور اسی وجہ سے پہر آتے اومین نے دیکہا کہ ولندیزیون کی ایک گاری کے
پیچہے پیچہے ایک جنگلی ہائن ٹاٹ اور چند کافر زن و مرد چلے جاتے ہین تو قیاسا مجکو معلوم
ہوا کہ بیچارون کو جلا وطن کرکے اسواسطے لے جاتے ہین کہ عمر بہر اپنا غلام بناوین اور
دریای وال کے کنارے پر ولندیزی خانہ بدوش کا افسر مسمی ہنری پاٹ جیٹر ہے اور یہ شخص
ایسا جوانمرد اور فن سپاہگری مین ایسا اوستاد ہے اور جنگ جاہلون سے اوسکو کام رہتا ہے
اونکی جو بو سے اسقدر واقفیت رکہتا ہے کہ لائق افسری کے ہے اور ولندیزیون کا
دو فرقہ ہین ایک فرقہ کا افسر مسمی ہنری پاٹ جیٹر ہے کہ اوسکا مذکور ہو چکا اور دوسرے
فرقہ عظیم کے لوگ نیٹال بندر مین رہتے ہین اور اونکا سردار پریٹوری اس ہے اور
جب سے مسمی دنگاوان شکست فاحش اوٹہاکر مارا گیا اور اوسکے ہمراہیون پر تباہی آئی
تب سے مسمی پیری ٹوری اس مسطور اس فکر مین رہتا ہے کہ اپنی جاہ و حشمت زیادہ کرے اور
اس ملک مین سبہون پر اپنا رعب غالب رکہے اور مدت سے اوسکو یہ حوصلہ ہے کہ
مسمی پاٹ جیٹر کو اوسکی رعایا سمیت اپنے قابو مین لا کر مطیع اور فرمان بردار کیا چاہیے
بلکہ اسی نظر سے دریئولا پیری ٹوری اس مسطور نے مسمی ڈی کلرک کو متصل بستی دریای
وال کے اپنا نایب مقرر کر دیا ہے تا کہ پاٹ جیٹر کے طرف جو لوگ ذی جاہ اور صاحب اختیار
ہین اونکو ڈی کلرک کے ذریعہ سے اپنی طرف ملا لیوے اور راج کی صبح کو اوسی ڈی کلرک

حاکم کے پاس فٹس جیرلڈ صاحب نے ارادہ جانے کا کیا تہا کہ اوسکے پاس جاکر دریای وال سے
پار اوترنے کی اجازت طلب کرین لیکن جب ولندیزیون کی فوج زولاون کے ملک مین
سے یک بیک واپس آئی تو فٹس جیرلڈ صاحب کا وہ ارادہ فسخ ہوا اور یہ صلاح ٹہری کہ مسمی
باٹ جیٹر مسطور کے خدمت مین دو ایک شخص کو بہیجنا مناسب ہے الغرض ولندیزی خانہ بدوش کا مقام
سندر جو موی ندی کے کنارے پر ہے وہین ٹامسن صاحب و فٹس جیرلڈ صاحب فوراً سوار ہوکر
اور وال ندی سے پار اوتر گئے کسواسطے کہ مردمان جریدہ کو دریای وال سے پار اوترنے
کی ممانعت نہ تہی یہ امتناع صرف گاڑیون کے بہ نسبت تہا اور اونکے جانے سے تیسرے
روز اونکا خط بندے کے نام پونہچا اور اوسی خط مین پروانہ اس مضمون کا ملفوف تہا کہ جمیع
مردمان قافلہ گاڑی سمیت بلا ادای محصول دریای وال سے پار اوترین بمجرد ورود اس
پروانے کے بندہ فوراً دریای مسطور سے پار اوترکر ٹامسن صاحب و فٹس جیرلڈ صاحبکے
پاس جا پونہچا اور حال اونکا اس طرز پر ہے کہ جب صاحبان موصوف ولندیزیون کے
لشکرگاہ مین یک بیک وارد ہوے تہے تو جمیع دہقانیان خانہ بدوش نہایت خوف زدہ
ہوگئے کسواسطے کہ اونہون نے افواہ سنا تہا کہ پانچ ہزار انگریز بنٹل کی لشکرگاہ مین آکر داخل
ہوے ہین اور ارادہ یورش کا رکہتے ہین اور فٹس جیرلڈ صاحب اور ٹامسن صاحب کو
سمجہے کہ یہہ صاحب اوسی انگریزی لشکر کے ہراول ہین اور حقیقت تو یہ ہے کہ جب فٹس جیرلڈ صاحب
ولندیزیون کی لشکرگاہ مین جانے لگے تہے تو اپنی سرخ کرتی سرکاری فوق البحر کی پہن لی
تہی اور چونکہ دہقانیان ٹیک ولندیزی افریقہ جنوبی کی بہت سیدہی ہوتی ہین تو اونہون نے
جب فٹس جیرلڈ صاحب کو سرخ کرتی پہنے دیکہا تو شاید یہی سمجہے کہ لڑائی کیواسطے آئے ہین
یا شاید اور کسی وجہ سے ڈر گئے ہون کہ جسکا حال معلوم نہین مگر حقیقت تو یہ ہے کہ جب فٹس جیرلڈ صاحب
اور ٹامسن صاحب ولندیزیون کے لشکر مین پہونچے تو جو اونکا افسر بہت جوانمرد تہا سو مکان کے
اندر گہس کر دیوارون کے بہ زنون اور جہروکہون سے دیکہنے لگا کہ یہہ دونون نئے
مہمان کون ہین اور کسواسطے آئے ہین یہانتک کہ جب بات زیادہ گئی اور ولندیزی افسر کا
خوف کسیقدر کم ہوا تب دستے اوسنے دونون صاحبون کو اپنے روبرو طلب کیا اور پوچہا

کہ تم لوگ کسواسطے آتے ہو چنانچہ جو دستاویزین وسے دونون صاحب اپنے ساتہ لیگئے تہے سو پیش کلین اور اپنا نام و نشان بہی بتلادیا اور سبب اپنی مسافرت اختیار کرنے کا بالکل کہہ سنایا مگر افسر مذکور کو ان باتون کا یقین نہوا اور تبسم کرکے کہنے لگا کہ اچہا کل کے روز معاملہ تمہارا کونسل مین پیش ہوگا اور تب یہ بات سطے پاویگی کہ تم آگے جانے پاوگے یا نہین غرضکہ بعد اس گفتگو کے کہانا چنا گیا اور تامس صاحب اور فنس جرلڈ صاحب حسب الطلب کہانے مین شریک ہوے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ یہہ دونون صاحب ولندیزیون کے نزدیک یار شاطر تو کیا تہے بلکہ بار خاطر تہے اس وجہ سے اونہون نے کہانا کچہ خاطرداری کا نہ پایا اور بعد فراغت از طعام جب رخصت ہوکر خوابگاہ کی طرف گئے تو وہان کا احوال زیادہ بدتر دیکہا اصل حقیقت تو یہ ہے کہ ولندیزیون کا مزاج شکی ہوتا ہے اور انگریزون کے ساتہ اونکو عداوت قلبی ہوتی ہے تو جب فنس جرلڈ صاحب اور تامس صاحب اونکے لشکر مین پہونچے تو اونکو ابتدا ہی سے یہ تصور بندہا کہ جو انگریزون کی بستی اس ملک کیپ مین واقع ہے اور وہان جو حاکم رہتا ہے اوسی حاکم کے فرمانے کے مطابق یہ لوگ ہمارا حال دریافت کرنے آئے مین اور یہ تحقیقات کیا چاہتے ہین کہ ہم لوگون کے درمیان مین کسی نوع سے تجارت غلامون کی جاتی ہے یا نہین اور جب اونکو یہ تصور بندہا تو کیا عجب ہے اگر اونہون نے اپنے مہمانون کی خاطرداری نہ کی اور اونکا قول و فعل قابل اعتبار نہ سمجہا دوسرے روز کہ ماہ جولائی کی سولہوین تاریخ تہی ارباب کونسل مجتمع ہوے اور باہم مشورہ کرنے لگے کہ آیا یہہ انگریز آگے جانے پاوین یا نہین مگر کوئی کچہ کہتا تہا اور کوئی کچہ صلاح دیتا تہا غرضکہ اتفاق رای نہوتی تہی یہانتک کہ دو روز اسی غور و مباحثہ مین گذر گئے اور کوئی بات منقح نہوی حتی کہ اٹہارہوین تاریخ کی شام کو ہمارا معاملہ فیصل ہوا اور ہماری مراد برآئی یعنے ہم لوگون کو اجازت آگے جانے کی ہوی لیکن حاکم افسر کے بہائی اور بیٹے کو کہ دونون بڑے قوی ہیکل جوان تہے ہمارے ساتہ کردیا اور اون دونون شخصون کو اصحاب مجلس نے تجویز کرکے بظاہر داری رہنمائی کے واسطے ہمراہ کیا لیکن اصل غرض اونکی یہ تہی کہ ہمارے ساتہ جاکر دریافت کرین کہ در حقیقت ہم لوگ

کون ہین اور اسقدر مسافرت دور و دراز کسواسطے اختیار کی ہے القصہ جبراً و قہراً ولندیزیون نے
ہم لوگون کو اجازت آگے جانے کی دی مگر کس صورت مین کہ ہمارے بیان کو غلط سمجہا اور یہ تصور
کیا کہ ہم لوگ کیپ کے گورنمنٹ انگریزی سے متعلق ہین اور دہقانیان خانہ بدوش اوس
سرکار کے امورات مین مداخلت نکر سکتے تہے قصہ کوتاہ ہم لوگون کی مرضی موافق جملہ معاملے
ہوا اور تب ہمارا ارادہ مصمم یہ ہوا کہ دوشنبہ کو پہر منازل پیمائی اختیار کرین اور اشارات سے
معلوم ہوا کہ ولندیزیون کو یہ امید تہی کہ ایک مہینے کے عرصے مین ہم لوگ پہر پلٹ آوینگے
اونیسوین تاریخ کو یکشنبہ تہا اور سنیچر کے روز ہم لوگون نے چند اشخاص یعنے حاکم افسر اور
اوسکے بہائی مسمی کوس اور دو ایک اور صاحبون کے منجملہ اصحاب کونسل کے تواضع کی
تہی کہانے کے وقت علاوہ اون صاحبون کے پانچ چہہ آدمی بلا طلب اور موجود ہوے
اور منجملہ اون اشخاص غیر مدعو کے ایک صاحب ایسے تہے کہ جنکی صورت شباہت کچہ بہی تہی
لیکن دو ایک حرکتین ایسی عجیب و غریب انسے سرزد ہوئین کہ قابل لکہنے کے ہین ایک تو یہ
کہ گوشت کہانے کا جو کانٹا تہا اوسکو آپ نے خلال بناکر دانت کہودنا شروع کیا اور دوسری
یہ کہ کن ٹوپ مین کہانا رکہکر آپ کہانے لگے اور یہ باتین ہم لوگون کے نزدیک خلاف سلیقہ
معلوم ہوئین لیکن حضرات ولندیزیون نے توان حرکات نامعقول کا کچہ بہی خیال نہ کیا اور اوپر
مذکور ہو چکا ہے کہ اسباب توشہ خانے کا ہم لوگون کے پاس کم ہوتا چلا تہا اس سبب سے
ہم اپنے مہمانون کی تواضع بخوبی نکر سکتے تہے لیکن تاہم اصحاب ولندیزی ہماری ضیافت سے
بہت خوش و خورم تہے اور ہم لوگون نے ایک حکمت کی تہی کہ بالکل کہانا ایکبارگی نہین چن
دیا تہا سو اونکا یہ حال تہا کہ جو چیز اونکے سامنے جاتی تہی اوسے فوراً چٹ کرجاتے تہے اور
کہتے تہے کہ واہ جو کہانا پہلے آیا تہا اوس سے بہی یہ زیادہ تر لذیذ ہے کہانے کے
وقت شکار کا تذکرہ تہا اور حال مین جو ولندیزی رولاون سے لڑنے
گئے تہے اوسکی بہی بات چیت ہوتی تہی اور اونہون نے صاف صاف کہدیا کہ جب
ہم لوگون نے مسمی موسلکات کی وفات کی خبر سنی تہی تو ہم لوگون کو ذرا بہی یقین نہوا تہا
کہ یہ خبر صحیح ہے اور مسمی موسلکات کہ بارہا ولندیزیون کے درمیان مین تاخت و تاراج

گرکے مال و اسباب اونکا غارت کر لے گیا تہا ولندیزی اوس سے عداوت قلبی رکہتے تہے
اور ڈرتے تہے اور اوسوقت تو ہزاروں طرح سے لعنت و نفرین اوسکے حق مین کرتے تہے
اور بد عا دیتے تہے مگر اونہون نے اپنی عیش و عشرت ترک کرنے اور گہربار چہوڑنے کا
سبب صرف مختصر بیان کیا اور حالانکہ ہم لوگ ولندیزی زبان کم سمجہتے تہے لیکن تاہم اونکی تقریر سے
اسقدر معلوم ہوا کہ جب تجارت غلامون کی یک قلم موقوف ہوی تو مقدم سبب اونکے یکایک گہربار چہوڑنے
کا یہی ہوا جب دسترخوان اوٹہا تو چاہ قہوہ و حقہ آیا اور تب سرور مین آکر حاکم افسر نے ایک ظرافت
نامعقول ایسی کی کہ ہم لوگ تو کچہہ بہی نہ سمجہے لیکن جو صاحب کن ٹوپ دیے ہوے بیٹہے تہے
وے آپ ہی آپ سمجہہ سکے بہت محظوظ و خوش ہوتے تہے القصہ اس ضیافت مین حقے
کا دہوان اسقدر زیادہ ہوا کہ ہمارے چہوٹے خیمے کی ہوا بالکل مکدر ہوگئی لیکن نو نہین بجنے پائے
تہے کہ ہمارے مہمان رخصت ہوے اور اس سے ہمکو بڑی خوشی حاصل ہوی اور ہم آسکے
لکہہ آتے ہین کہ مسمی شام ملک ملیا کا متوطن تہا اور اوسی کو اہتمام مطبخ کا سپرد تہا غرض کہ
اوسنے ایسی حسن لیاقت سے اپنا کام انجام دیا کہ جمیع مہمان نہایت محظوظ و خوش ہوگئے
اور حقیقت تو یہ ہے کہ مسمی کالب بالدرسٹن فن طباخی مین بہت مشہور و نامور ہوگیا ہے
اور کہانا پکانے مین ایسا یکتا تہا کہ اگر اوسکو باورچیون کا بادشاہ کہین تو بجا ہے لیکن اس
ضیافت مین تو سام نے طرح بطرح کے اطعمہ نفیسہ طیار کرنے مین ایسی دانشمندی ظاہر کی اور
ہنر ایسا دیکہلایا کہ اگر مسمی کالب بالدرسٹن موجود ہوتا تو وہ بہی شام کی شاگردی اختیار کرتا اور
سیکہہ جاتا واہ واہ ای شام باوفا تو نے خوب کام کیا اور ہزار شکر حق تعالی کی جناب مین کہ
تجہہ ایسے ناتوان ضعیف کو اس سفر دشوار گذار مین جملہ آفات سے مصون و محفوظ رکہا اور
تیرے گہر کے لوگ تو تیرے واسطے پہلے ہی سے رو پیٹ بیٹہی ہین کہ سام مرگیا
لیکن اگر خدا چاہتا ہے تو اپنے عزیز و اقارب مین جا کر ملیگا ++

داستان ششم گذر ہونا لنلاک صاحب کا بیچ صحرای لق و دق آتش زدہ کے اور شکار کرنا شیر اور ایلینڈ کا اور وارد ہونا کا[illegible] کے پہاڑ پر اور شکار کرنا گرگدن کا اور مجتمع ہونا وحشی آدمیونکا

اور ہاتہیونکا شکار بیسوین تاریخ کو علی الصبح موی ندی پر کہ نہایت زور و شور سے روان
تہے پہر پار اوترنا پڑا اور اسکا نام موی اس سبب سے ہے کہ پانی اسکا بہت صاف ہے
جب ہم لوگ موی ندی سے پار اوترے تو ولندیزیون کا لشکر نظر سے غایب ہوا اور
آگے بڑہے تو دیکہا کہ سڑک تو خاک بہی نہین ہے مگر ایک گاڑی کی لیک اور چند بیلون
کے قدم کے نشان البتہ کچہ نظر پڑتے ہین غرضکہ اوسی رستے چل نکلے تو جس طرف نگاہ
جاتی تہی بڑے بڑے میدان عالیشان دکہلاتی دیتے تہے اور پورب کے طرف جو خیال کیا
تو دور نیلگون پہاڑ نمایان ہے کہ وہین سے دریای وال نکلا ہے اور باقی تین طرف
تو جہان تک نظر کام کرتی تہی میدان وسیع دکہلائی دیتا تہا اور گنبد فلکی اوسکی چہت تہا اور بالکل جنگل
بہیانک معلوم ہوتا تہا اور ان باتون سے وہ میدان گویا خوب خطرناک نہ تہا تو اسلئے ایک اور
ماجرا کہ موجب مزید وحشت کا ہو ظہور مین آیا تہا یعنے اس ملک ویرانے مین جہان تک طائر
نظر نے پرواز کیا یہی معلوم ہوا کہ حال مین یہان آتش زدگی ہوی ہے کہ اوس سبب سے
بالکل خاک سیاہ ہو گیا روز دوم بوقت صبح جو اوس میدان وحشت انگیز سے روانہ ہوے تو
فی الجملہ درخت نظر پڑنے لگے اور دو دو چار چار اشجار از قسم ببول اوس ویرانہ آتش زدہ مین
جو جا بجا دکہلائی دینے لگے تو دل بریان کو کسی قدر تسکین ہوی لیکن آگے جو بڑہے تو وہی تباہی و
بربادی کی صورت سب طرف عیان تہی اور صاف آشکارا ہو گیا کہ وحشیان ملک شالی بڑے مفتری
و فتنہ پرداز ہوتے ہین اور جو ملک کہ دریای وال اور کوہستان کاشان کے بیچ مین واقع ہے
وہین غارتگری کرتے ہین سو یہ اونہین کی کارستانی ہے کہ بالکل گہاس مین آگ لگا دی ہے
اس لیئے کہ ہم لوگ آگے نہ بڑہین چوتہے روز کہ بادبان عزیمت کا بلند کرکے اس دریای
خاک سیاہ مین چلے جاتے تہے استنے مین گاڑیون سے دو تین سو گز کے فاصلے پر
تین شیر اوسی میدان مین نظر پڑی تو جہٹ پٹ اپنے گہوڑون پر زین رکہکر اپنے دونو دوستونکو
ہمراہ لیکر بندہ بہی اونسے مقابلہ کرنے کے واسطے آگے بڑہا اور اپنے ولندیزی دوستون
کو بطور سیر شکار کے پیشوا کر لیا اور اون شیرون مین دو نو مادہ تہین اور ایک نر تہا چنانچہ اون دونون
نے جب ہمکو دیکہا تو باروت کی بو سے نفرت کہا کر کسی گہنی جہاڑی کا رستہ لیا مگر تیسرے

حضرت نر نے مقابلے سے منہ پھیرنا حقارت سمجھ کر بڑے کر و فر سے چلنا شروع کیا اور آہستہ آہستہ خراماں خراماں گن گن کر قدم رکھتے رکھتے ایک پہاڑ کے متصل ٹیلہ پر جا ٹھہرے اور وہان سے اپنے دشمنون کو للکارا کہ جس کسی کا ارادہ ہمپر حملہ کرنیکا ہو وے سو سامنے آوے چنانچہ جب ہم لوگون کی طرف سے گولیان چلنے لگین تو حضرت نے بہت چاہا کہ ہم لوگون پر یورش کرین لیکن ولندیزیون کے کتی ایسے معقول سکھلائے ہوے تھے کہ حضرت کو ہم لوگون پر یورش کرنے کی فرصت ندی اور آپ اسی تہیہ مین تھے کہ اپنے تئین سنبھال کر ایک مرتبہ جھپٹکر پنجہ مارنا چاہیے کہ اس اثنا مین ولندیزیون کے پاس جو لمبی بندوق تھی اوس سے ایک گولی اونکی پسلی مین ایسی کاری لگی کہ بادشاہ ذیجاہ کی باقی بچ گئی اور پھر ہم لوگون کا ستانا اونکے پنجۂ اختیار سے باہر ہوگیا تب تو خوب نعرہ ایکبار کر سبھون سے ملکر ایک باڑہ حضرت پر داغ دی کہ اس سبب سے جست کرنے سے بھی معذور ہوے بلکہ بلندی سے پستی مین آکر ملک عدم کا رستہ لیا رنگ اس شیر کا سیاہ تھا اور ملک افریقہ مین اگرچہ بڑے بڑے شیر ہوتے ہین مگر یہ شیر بھی افریقہ کے شیرون کا ایک نمونہ اچھا تھا اور پیمایش مین ساڑھی گیارہ فٹ یعنے قریب آٹھ ہاتھ کے لنبا تھا اور ہرنون کے درمیان مین ایک قسم کا ہرن ہے اور سب ہرنون سے بہت بڑا اور بکمال خوبصورت ہوتا ہے چنانچہ اوسی روز اول مرتبہ وہ ہرن بھی دکھلائی دیا اور ہم لوگون نے اپنی گاڑیون پر سے دیکھا کہ تھوڑی دور پر ہمارے قافلے کے سامنے کچھ خاردار درخت بکثرت خوب سر سبز و شاداب ہوے ہین وہین پر چار ہرن خوش رنگ و خوبصورت اوسی قسم کی چپ چاپ چرتی ہین مگر ہم لوگ جو یکبیک اونکے نزدیک پہونچ گئے تو چوکنے ہوکر اونھون نے اپنے لنبے بھاری قدم بڑھائے اور تھوڑی دیر مین چوکڑی بھرنے لگے لیکن چوکڑی کیوقت خوشنما نہ معلوم ہوتی تھی بس از ان پھر آہستہ آہستہ چلنے لگے غرضکہ اسی طرح سے افتان و خیزان پانچ کوس تک گئے اور جب نہایت عاجز ہوے اور گز بھر کا بھی فاصلہ باقی نرہا تو ایک ہی گولی مین تینون ہرنونکا کام تمام ہو   در افریقہ جنوبی مین اس قسم کے ہرن کا گوشت اور سب جانورون کی گوشت پر فضیلت رکھتا ہے اور درحقیقت بہت ہی لذیذ ہوتا ہے اور جتنے جانور شکار کرنے کے مارے جاتے ہین اور نفیس و خوش ذائقہ ہوتے ہین وہ سب لذت

اس ہرن کو ولندیزی زبان مین ایلنڈ کہتی ہین قد و قامت اسکا بہت بڑا ہوتا ہے یہانتک کہ زمین سے گردن تک [illegible] فٹ یعنی دو گز سے زیادہ بلند ہوتا ہے اور قد اسکا مثل نرگاؤ [illegible] اور [illegible] ہوتا ہے اور دم [illegible] اوسکی مثل ہرن کے ہوتی ہے ۱۲

ماورا اور ذایقہ سے کے اِس قسم کے ہرن مین موجود ہے اور وہ تینون ایلند جو ہمنے مارے
سو ہرنیان یعنے مادہ تہین اور بلندی مین تخمیناً پندرہ پندرہ مٹھی اونچی تہین اور نر ہرن تو
اکثر اٹہارہ ۱۸ اونیس ۱۹ مٹھی بلند ہوتا ہے اور اللہ تعالی نے ان جانورون کو اونکے پناہ کے
واسطے بہت ہی معقول آلہ عطا کیا ہے یعنے دو شاخین سینگ ایسے عمدہ دی ہین کہ مثل اور ہرنون
کے پیچین نہین ہوتین بلکہ سیدہی ہوتی ہین مگر پیچھے کی طرف جھکے رہتے ہین اور دو دو تین تین فٹ
لنبے ہوتے ہین اور جب اس قسم کا ہرن زخمی ہوتا جاتا ہے اور یا جب صیاد تعاقب کر کے
قافیہ تنگ کرتا ہے تو اوسوقت اون سینگھون سے بڑا کام نکلتا ہے چنانچہ ایک حکایت پر از غم
والم ایک لندیزی جوان کے حسب حال اس مقام کے مجھے یاد آئی ہے اسلیے یہان درج کرتا ہون
سرگذشت اوسکی اس طرز پر ہے کہ حال مین جب جوانمردان ولندیزی زولوون سے لڑنے گئے
تہے تو ایک جوان گہوڑے پر سوار ہو کر ایلند کا شکار کرنے گیا اور ایک ہرن پر گولی چلائی لیکن
کاری نہ لگی تو اوسکی متصل گہوڑے پر سوار رہکر چاہا کہ دوسری گولی مارے کہ اسمین گہوڑا بہڑکا
اور وہ جوان اوسی ایلند مجروح سے چند قدم کے فاصلے پر نیچے گر پڑا ایلند نے جب یہ حال
دیکہا تو فرصت وقت کی غنیمت جان کر اسقدر سینگ مارا کہ بیچارہ جوان راہی ملک فنا ہوا اور
کوئی شخص اوسکی اعانت کے واسطے نہ پہونچ سکا فقط اب بندے کا حال پہر سنیئے کہ ساتوین
روز ہم لوگ کاشان کے پہاڑ پر پہونچے وہان اس قدر نشیب و فراز تہا کہ بدقت و دشواری
تمام ہم لوگون کی گاڑیان وہانسے اوترین مگر پہاڑ پر سے جو اوترے تو ایسے مرغزار پر فضا
و صحرای خوشنما مین وارد ہوے کہ جس طرف دیکھتے تہے درختون کا جنگل نظر پڑتا تہا جا بجا
چشمے پانی کے جاری ہین اور سبزہ لہلہاتا ہے ستائیسوین تاریخ کو دو ایلنڈ اور دکہلائی
دی کہ بندہ اور ٹامسن صاحب دونون نے سوار ہو کر اور تعاقب کر کے دونون کو گرفتار کر لیا روز
دوم تین گینڈے نظر پڑے تو مسمی پاٹ چیز مذکور نے لڑکے کو ساتہ لیکر کئی میل تک پیچھا کیا ہم
پر بندے نے ایک گینڈے کا تعاقب کیا بلکہ اوسکی گردن مین ایک گولی بہی ماری پر کاری
بیٹھی مگر اس عرصے مین میرے ساتہی کا گھوڑا بہاگ گیا تب اوس شکار سے درگذرے اور
اٹہائیسوین ۲۸ تاریخ کو چند وحشی آدمیون سے ملاقات ہوگئی تو اون لوگون کی رہنمائی سے

گھنے جنگل اور کوہستان مین ہوکر کلاکلنک ندی کے کنارے پوہنچے اور یہان پر بندوق سے
چار ایلنڈ اور شکار کئے چنانچہ جب ایک ایلنڈ کے تعاقب مین مین سرگرم تہا تو ناگہان ایک بڑا
بہاری گینڈا میرے گہوڑے کی باگ کی تلی آپہونچا اور تب مجکو اوسکے آنے کی خبر ہوی اور
اوسی روز کا ذکر ہے کہ ایک مقام پر درختان خاردار بہت تہی اور اونہین درختون مین
ایک گینڈا ہم لوگون کی فرودگاہ سے تخمیناً سو گز کے فاصلے پر نمود ہوا اور اوسوقت ہوا اوسکے
مخالف ہم لوگ آہستہ آہستہ جاتے جاتے گینڈے سے پچاس گز کے فاصلے
پر پہونچ گئے اور تب ایک ڈالی درخت کی ناگہان ٹوٹ گئے اور جو پردہ ہمارے اور
گینڈے کے درمیان مین تہا سو باقی نرہا چنانچہ گینڈا بہی ہوشیار ہوکر ہم لوگون کی طرف
مخاطب ہوا تو ادہر سے بہی تین بندوقین گویا اوسکی سلامی کے واسطے سر ہوئین تب وہ
کافور ہوا مگر خون اوسکے بدن سے جاری تہا اور جیسے جیسے وہ گیا برابر خون گرتا گیا اور ہم
لوگون نے بہی اوسی خون آلودہ راہ پر اوسکا پیچہا کیا قضا کار تہوڑی ہی دور جاکر گینڈا
رک رہا لیکن ولندیزیون کا ایک کتا اوسکی دم کے پیچہے لگا تہا اور ہم لوگ بہی جہاڑیون
کے آڑ مین جاتے جاتے گینڈے کے نزدیک پہونچ گئے اور پیچہے سے اوسکے گینڈے
پر دو گولیان ایسی لگائین کہ اوسکا کام تمام ہوا اور بندوقون کی آواز سنکر بہت سے وحشی
آدمی چارون طرف سے ہم لوگون کے گرد و پیش جمع ہوگئے اور گینڈے کی لاش
دیکہکر خوش ہوکر بڑے زور سے چلانے اور برچہیون کو تولکر گہوما گہوماکر بڑی محنت و
جانفشانی سے گینڈے کی لاش کو پارہ پارہ کرنا شروع کیا اور ایسی تیزی و چالاکی کی
کہ گہنٹہ بہر بہی گذرنے نہ پایا تہا کہ اونہون نے ایسی بڑی بہاری جانور کا گوشت بالکل
قیمہ قیمہ کرڈالا اور جہان وہ مارا گیا تہا اوس مقام کے نشان کے واسطے صرف ہڈیان خون
آلودہ باقی رہ گئین اور اب یہ نقشہ ہوا کہ مردمان وحشی ساکنان افریقہ ہر روز ہمارے
پاس آنے لگے مگر بیچارے بہت سیدہے سادہے ہے اور کسیطور سے تکلیف نہین دیتے تہے
اور ظاہرا معلوم ہوا کہ ولندیزی زمیدارون سے بہے اونکو عداوت نہ تہی مگر ان ہتہاریون
کو تو اونکی طرف شک رہتا تہا اور حال یہ ہے کہ اونہین وحشیون کے درمیان مین چہوٹے

چھوٹے سردار رہتے تھے اونہین سردارون کی اطاعت و فرمان برداری وحشیان مذکورین چند روز
سے کرتے تھے اور اونہین سردارون سے ولندیزیون نے ایک عہدنامہ مصالحت کا بھی
کرلیا تھا لیکن رہبران ولندیزی جو ہمارے ساتھ تھے اونہون نے بیان کیا کہ یہہ وحشی
ولندیزیون سے خصومت رکھتے ہین اور یقین ہے کہ اگر اونکو شاہ موسلکات کی بھی
اطاعت کرنی پڑی تو اونکو گران خاطر نہو گا اگرچہ شاہ موسلکات جبر و تعدی بہت کرتا ہے
اور ولندیزیون کی عملداری باوجودیکہ بہت ہی اچھی اور معقول ہو لیکن وے لوگ منظور
نکرینگے مگر خیال کرنا چاہیے کہ یہ بیان ولندیزیون کا ہے اور نمعلوم یہہ لوگ اپنے قرب وجوار
کے وحشیون کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہے کہ اونکا دل صاف نہ تھا لیکن جو اون وحشیون
کو عملداری ولندیزیون کے پسند نہ تھی اوسکی وجہ بندے کی دانست مین یہ معلوم ہوتی ہے
کبوتر با کبوتر باز با باز + کند ہمجنس با ہمجنس پرواز + یعنے جتنے وحشی ہوتے ہین اونکو اپنے
ہمقسم لوگون سے ایک محبت ہوتی ہے اور وے لوگ صرف اونہین شخصون سے راہ
و رسم پیدا کرنا چاہتے ہین جسکے اطوار و چلن وے بخوبی سمجھ سکتے ہین اور جواب وہ ہو سکتے ہین پس
اونکو مسمی موسلکات سے کسواسطے عار ہو کیونکہ یہ بادشاہ تو اونہین لوگون کا ہم وطن اور مانند
اونکے تھا اور ولندیزیون سے جو اونہون نے نفرت کی تو مقام تعجب کیا ہے ایک روز
صبح کو مینے دیکھا کہ چند وحشیان گاؤن کے متصل آرام کرتے ہین چنانچہ مین اونکے نزدیک
گیا اس ارادے سے تا کہ دیکھون کیا کرتے ہین جب مین وہان پونہچا تو جیب سے گھڑی نکالکر
دیکھنے لگا کہ اسمین جمیع وحشیان خاموش و متحیر و خوف زدہ ہو گئے اور مین جو زیادہ نزدیک
گیا اور گھڑی کی آواز ٹک ٹک سبھون کے کانون مین پڑی تو مجھے فوراً معلوم ہو گیا کہ اوسی
گھڑی سے وے لوگ ڈر گئے تھے کہ نہ معلوم کون جانور ہے کہین کاٹ نہ کھائے سو
آہستہ آہستہ گھڑی سے دور جا کر جھٹ پٹ قافلے کی طرف بھاگ گئے +

اور اون وحشیون نے آئینہ مین جب اپنا چہرہ دیکھا تو کمال محظوظ و خوش ہوئے مگر پہلے
تو کسقدر ڈر گئے تھے اور جب ایک وحشی کو اول مرتبہ مینے آئینہ دکھلایا تو عجیب تماشا نظر پڑا
یعنے اوس وحشی کو کچھ خبر نہ تھی اور بندہ نے آہستہ آہستہ اوسکے پاس جا کر دفعتاً آئینہ نکالکر

اوسکی آنکہون کے سامنے رکہہ دیا تب تو وحشی مذکور چیخ مارکر اور دونون ہاتہ اپنے کانون پر
رکہکر اور آینہ کی طرف سے مُنہ پہیر کر بے تحاشا بہاگا اور چند صد گز کے فاصلے پر جا کر اپنے
چہرے پر ہاتہ سے ٹٹولنے لگا کہ سب آنکہ ناک کان بدستور ہین یا نہین اور تب ناگہان پلٹ کر
وحشیون کے زمرے مین جا ملا +

اور اکتیسوین جولائی کو ایک عجیب واقعہ ظہور مین آیا حال یہ ہے کہ شعر یک لحظہ یک ساعت یک دم
دگرگون میشود احوال عالم + ہم لوگون نے ٹوتان ندی کے کنارے ڈیرہ کیا تہا اور چارون
طرف گہاس بہت بلند جمی تہی اور بیچ مین گاڑیان تہین چنانچہ ملک ایرلنڈ کا رہنے والا مسمی صاحب
کا ایک احمق نوکر تہا اوسنے ایسی بیوقوفی کی کہ ہم لوگون کا شکار کہیلنا بالکل موقوف ہو چکا تہا
یعنے ہوا تو خوب تیز چلتی تہی اور جس سمت سے ہوا گاڑیون کی طرف آتی تہی اوسی طرف
اوس بیوقوف نوکر نے آگ روشن کردی کہ اسمین بالکل گہاس ہین یکایک آگ لگ گئی اور چارون
طرف پہیلتی جاتی تہی مگر تخمیناً پچاس حبشی درختون کی ڈالیان کاٹ کر اپنے جہونپڑے بجہاتے جاتے
تہے اور وے لوگ شاخین ہاتہ مین لیے ہوے اوسوقت وارد ہوے اور ہم لوگون کی
گاڑیون تک آگ پونہچنے نپائی تہی کہ اون حبشیون نے بجہا دی دوسرے روز علی الصباح
خبر ملی کہ شب گذشتہ کو ہاتہی غول کے غول پچہم طرف گئے ہین چنانچہ ہم لوگ گہوڑون پر زین
رکہکر ہاتہیون کے قدم پر گہوڑون کو لیچلے اور گہنے جنگل مین دو تین گہنٹے تک اون ہاتہیونکو
تلاش کیا تو مریکوا ندی کے کنارے پر نظر پڑے اور واہ کیا ہی عمدہ تماشا تہا کہ سو جنگلی ہاتہی
بڑی شان وشوکت سے وارستہ و آزاد کہڑے ہین اور اپنے لنبے چوڑے کان اسطرح
پر ہلاتے ہین گویا پنکہا کرتے ہین چنانچہ ہم لوگ آہستہ آہستہ چپ چاپ اونکی طرف چلے
مگر تہوڑی ہی دور گئے تہے کہ جمیع ہاتہی ہوشیار ہوکر دیوانون کی طرح اوسی جنگل مین بہاگے
اور جو چیز اونکے سامنے پڑی صاف کرتے ہوے چلے گئے لیکن اوس جنگل مین درخت
اِس کثرت سے تہی کہ تراکم اشجار کے سبب سے ہم لوگ پیادہ پا اونکا پیچہا کرسکے اور
نہ سوار ہوکر اونکا تعاقب کرسکتے تہے کسواسطے کہ جمیع گہوڑے اون جانوران مہیب و بد صورت
کے مقابلے سے خوف زدہ ہوگئے تہے اور آخرش یہ حال ہوا کہ اگرچہ بہت سے ہاتہیونکو

زخم کاری لگا لیکن صرف ایک ہتھنی ماری گئی اور اوسکا حال اسطرح پر ہوا کہ اپنے بچے کو ساتھ لیتے
ہوسے درختون کی پناہ سے نکلا میدان مین چلی آئی تھی اور وہان اجل کے پنجے مین گرفتار
ہوسے اور بچے کو ہم لوگون نے بہلا کر پکڑ لیا چنانچہ وہ بچہ گھوڑون کے پیچھے پیچھے قافلے
مین چلا آیا لیکن باوجودیکہ ہم لوگون نے اوس بچے کی حفاظت ونگہبانی بہت کی مگر اوسکی
زندگی نے وفا نکیا اور چونکہ جہان ہم لوگون نے ہاتھیون کا شکار کیا وہان سے ہماری گاڑیان
دس کوس سے زیادہ فاصلے پر تھین تو بدرجہ لاچاری تمام شب میدان مین پاسبانی کرنی
پڑی اور اگرچہ ایسے ایسے حکام عظیم الشان مثل لی ویلیٹ صاحب اور کپتان ہارس صاحب کے
ہمارے ساتھ تھے لیکن رات کو کھانا ہم نہ پہونچا اور بھوکے سو رہے اور ہاتھی کا کان کھانا
مناسب نہ تھا کسواسطے کہ ہاتھی کے کان اور دوسرے نفیس عضو اوسکے ثقیل ہوتے ہین اونکو
حبشیون کے واسطے چھوڑ دیا اسواسطے کہ اونکا ہاضمہ بہت درست ہوتا ہے + فقط

داستان ہفتم شکار زرافون اور کینڈون وغیرہ کا اور ثنا و صفت گھوڑون و لنڈیزیون کے کہ واسطے رہبری کنلاک صاحب کے ہمراہ ہوسے تھے

تیسری اگست سنہ ۱۸۳۶ع کو وقت طلوع آفتاب ہمارے ساتھ کے حبشیون کو زرافہ نظر پڑے
چنانچہ ہم لوگون نے گاڑیون کو حکم دے دیا کہ فلانی جگہ جا کر ٹھہرین اور خود صبح کے وقت زرافہ
کے شکار کی طرف متوجہ ہوسے اور ایک گھنٹے تک گھوڑے پر سوار میدان سبزہ زار مین
اوسی جانور کی تلاش کرتے رہے چنانچہ ایک مقام پر درخت از قسم ببول اس کثرت سے تھے
کہ بڑا کنج ہوگیا تھا سو اوسی کنج کے کنارے پر جب ہم لوگ وارد ہوسے تو حضرات زرافون
نے دیدہ مشتاقین کو اپنی صورتین دکھلائین یعنی دفعتاً تین زرافہ نمود ہوسے منجملہ اونکے
نر سیاہ رنگ کے سبب سے فوراً پہچان پڑا اور دوسری مادہ اور تیسرا بچہ تھا سو ہم لوگ
گھوڑون کو خوب ہی تیز کرکے اون تینون زرافہای خوشرنگ کے تعاقب مین سرگرم ہوسے
اور یکایک جب بہت ہی نزدیک پہونچ گئے تو وسے زرافہ چونکنے ہو کر جسطرح جہاز سمندر
پر جاتے ہین اوسی طرح اپنی لمبی لمبی گردن کو خم کرکے اور بادبان عزمیت کا بلند کرکے اس
سرعت سے بھاگے کہ خارج از بیان سے ہے اور لوگ یقین نکرینگے اور اوسی میدان مین درختون

سے کنج جو جا بجا واقع تھے اور زرافہ جو اونہین درختون کے درمیان مین
روان ہوئے تو کیا ہی کیفیت نظر آتی تھی مگر اوس میدان مین گھاس بلند اور بکثرت جمی
تھی اور زمین مین خندق و غار بہت پڑگیا تھا لیکن گھاس کے سبب سے دکھلائی نہ دیتا تھا اور چلنے والونکو دہوکہ ہوتا تھا
قضا کار مسمی پاٹ چیٹر کی گھوڑے کا ایک پیر غار مین جاتا رہا اور وہ فوراً گر پڑا اور سوار بھی گھوڑے
سے غلطان و پیچان زمین پر آکر لوٹ پوٹ گیا اور ضرب اِس قدر پونہچی کہ لائق شکار کرنے
کے نرہا اور ابھی تک تو تینون زرافہ باہم ساتھ تھے اور بندہ اپنے دونون دوستون کے
ساتھ گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا کہ اِس اثنا مین ایک رمنے مین وارد ہوئے اور وہان درخت
اِس کثرت سے تھی کہ تینون زرافہ متفرق ہوگئے اور اوسیوقت میرے دونون دوست بھی
نظرون سے غائب ہوئے تب تو زرافہ باقیماندہ کے تعاقب مین بندہ ہمہ تن مستعد سرگرم
ہوا کہ تراکم اشجار و درختان خار دار کا مطلق خیال نکر کے اوسی زرافہ کے پیچھے چلا مگر تھوڑی
ہی دیر مین مجکو معلوم ہوا کہ رفتہ رفتہ اوسکے نزدیک پونہچتا جاتا ہون چنانچہ اِس سے مجکو کمال
خوشی حاصل ہوی اور ایک منٹ مین تو مین اوسکی بغل مین پہونچ بندوق سے شست لگا کر اوپر
داغ دیے مگر تاہم افتان و خیزان وہ چلا ہی گیا تو بار ثانی اپنی بندوق فوراً بہر کر بندے نے
پھر اوسی جانور کا پیچھا کیا اور چونکہ وہ نہایت تھککر مضمحل ہوگیا تھا مین اوسکے متصل جھٹ پٹ
جا پونہچا اور دوسری مرتبہ اپنی بندوق کو اوٹھا کر بہ نسبت مرتبہ اول کے خوب شست لگاکر
اوسکے کندہے کے پیچھے تاک کر چھوڑی اور آناً فاناً مین اوس دنیا تیر کی یعنے مثل درخت بلند
برق رسیدہ کی قد و قامت عظیم الشان اوس خوبصورت جانور کا ایک لحظہ تک لرزان تھا
اور تب ایک پرانی درخت پر پہاڑ سا گر پڑا اور جب یہ دیو اوس درخت پر گرا تو پیڑ بھی تراق
سے ٹوٹ کر زمین پر آگیا اور جو اوس جانور کے شکار کرنے مین مجکو بڑی محنت ہوی تھی تو
کمال اشتیاق سے اوسکے پاس گیا کہ دیکھون کیا حال ہے نزدیک جو پونہچا تو معلوم ہوا کہ
مرغ روح اوسکا اوس کالبد عنصری سے پرواز کر گیا اور پہلے جو دیکھا تھا تو آنکھین اوسکی بہت
شفاف اور خوبصورت دکھلائی دیتی تہین اور نظرون مین ملایمت پائی جاتی تھی لیکن اب وے
آنکھین بالکل پتھرا گئی تہین اور چونکہ بندہ شکار کرنے مین از بس تھک گیا تھا اور تھا نہ ہی

مناسب تھی سو اوسی زرافہ کے تہن مین سے تہوڑہ دودہ کر خوب پیا اور بہت لذیذ معلوم ہوا اور تب
سینے چاہا کہ ذرا آرام کرلون کہ یکایک آواز بندوق کی کان مین پڑی اور آنًا فانًا مین چار آہوان نر گاوان
صورت کہ اونکو ایلینڈ کہتے ہین میرے پاس سے جست کرکے آگے کو چلے گئے اور اوسیوقت
مسمی کولبس ولندیزی اپنے خدمتگار کے ساتھ نمودار ہوا دیکھا کہ کولبس نے اپنا سر لپیٹ کر عجب طرح
کی صورت غمناک بنائی ہے جب کولبس میرے نزدیک پونہچا تب اوسنے کہا ای صاحب گنگرافت ہم اب کیا
کرین میری بندوق بالکل ٹوٹ گئی اور میرا سر بہی پہوٹ گیا اور مسمی کولبس نے جو میرا نام گنگرافت
کہکر پکارا اوسکی وجہ یہ تہی کہ کولبس سے میرے نام کا تلفظ صحیح ادا نہو سکتا تہا اگرچہ بہ نسبت
اور ولندیزیان کیپ کے وہ بہت درست کہتا تہا اور جب کولبس نے شراب کی بوتل میرے
ہاتہ مین دیکہی تو کہا واہ واہ برانڈی شراب تو میرے سر کی عین دوا ہے غرضکہ اوسوقت
مباحثہ کرنا مناسب نہ سمجہکر شیشہ شراب کا مینے کولبس کو حوالے کیا اور وہ فورًا بالکل پی گیا جب ہم
لوگ پلٹ کر اپنے قافلے مین آملے تو دیکہا کہ کپتان فٹس جرلڈ صاحب اور تامسن صاحب پہلے
ہی پونہچ گئے تہے اونکا حال اس طرز پر ہوا کہ زرافون کا شکار کرتے کرتے بندہ جب اونسے
علیحدہ ہوگیا اور اونہون نے بہی زرافون کا پیچہا کیا تو زرافہ اونکی نظرون سے غائب ہوگئی
اور ناچار وے لوگ مایوس ہوکر اپنے قافلے مین لوٹ آئے روز دوم چہبیس ۲۶ زرافہ
نظر پڑی چنانچہ اونمین سے چار ہم لوگون نے شکار کئے بعد ازان ایک گاو نر قوی ہیکل جو مجہے
دکہلائی دیا تو بندہ سوار ہوکر اور اوسکو دوڑا کر ایسا نزدیک پونہچ گیا کہ اوسکی دم کاٹ لی اور
اوسی دم کو غنیمت یغما سمجہکر اور کندہے پر پیچہے لٹکا کر اسی تہیہ مین تہا کہ گہوڑے پر پہر سوار
ہون کہ یکایک اوسی دم کے نارنجی رنگ چمڑی کی چمک سے میرا گہوڑا بہڑکا اور ایکبارگی
جست کرکے میدان مین اوچہلنے کودنے لگا اور طرفہ تر یہ کہ اوسی گہوڑے کے سامنے ایک
بدمست جسیم گینڈا کہڑا تہا سو اوس گینڈے نے گہوڑے پر پانچ چہہ مرتبہ حملہ کیا اور ایک
دفعہ تو بندے پر بہی نگاہ کرکے اپنے بہاری سینگ سے زمین کو کہودتے ہوے میری
طرف چلا اور جہان مین کہڑا تہا وہان سے چند گز کے فاصلے پر آپونہچا اور اگرچہ اپنے
گہوڑے کی گرفتاری کرنے مین بندے نے اسقدر تگا پو کی تہی کہ نہایت شل و مضمحل ہوگیا تہا

لیکن مین نے جب گینڈہ کو دیکہا تو ایسا شور کیا کہ وہ گینڈا فوراً اپنے پیچھے کو ہٹکر چپ چاپ چلا گیا اور تب مجکو اوسکی طرف سے اطمینان حاصل ہوا مگر اِسی عرصے مین میرا چہوٹا سا گہوڑا اوچہلتا کودتا ہوا اوسی جنگل کی طرف راہی ہوا جہان مین چند گینڈہ قبل اسکے وارد تہا اور وہان سے نکل کر اِسی مقام پر پونہچا تہا چنانچہ دو چار پل مین گہوڑا نظرون سے غائب ہوگیا اوسوقت مجہے یاس ہوی کہ اب میرا گہوڑا نہ ملیگا اور دلمین سمجہا کہ بار ثانی جانوران صحرائی کے درمیان مین مجہے شب باشی کرنے پڑےگی کہ اِس اثنا مین مجہے ایک شخص گہوڑے پر سوار قافلے پر نظر پڑا تب مینے دونون نلی بندوق کی جہٹ پٹ اوسی شخص کی طرف سر کی اور ایک سرخ رومال مُنہ پر اوٹہاکر اشارے سے بتلایا کہ مین مصیبت مین مبتلا ہون چنانچہ تیر تدبیر کا نشانہ مراد پر پونہچا اور مین نے دیکہا کہ وہ سوار میری طرف چلا آتا ہے اوسوقت تو بندے کو ایسی خوشی حاصل ہوی کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا جب وہ سوار نزدیک آیا تو دیکہا کہ یہ تو داؤسن میرا نوکر ہے اور جو گہوڑا میرا چہوٹ گیا تہا اوسی پر سوار ہے حال اوس گہوڑیکا اسطرح پر ہوا کہ اتفاق حسنہ سے داؤسن نے دیکہا کہ ایک گہوڑا بے مالک کا میدان مین گہوم رہا ہے تب تو داؤسن اوس گہوڑے کو گرفتار کرکے میرے پاس لے آیا اور جب مین قافلے سے علیحدہ ہوا تہا تب سے داؤسن ایک بچہ زرافہ کے گرفتار کرنے مین مصروف وسرگرم تہا اور آخرش اوسکی گردن مین کمند ڈالکر پکڑ لیا اور باندہ کر گاڑیون کے پاس لیچلا مگر اوس بچے نے اپنی مخلصی کے واسطے اِسقدر زور کیا کہ کوئی رگ اوسکی پہٹ گئی اور اسقدر خون جاری ہوا کہ افسوس صد افسوس گاڑیون کے پاس تک بہی پونہچنے نہ پایا تہا کہ اوسکی حیات کا رشتہ منقطع ہوا بتاریخ پانچوین ماہ اگست شب کیوقت مردمان قافلہ کی آرام مین بسبب ایک شیر کے خلل واقع ہوا حال اوسکا اِس طرح پر ہے کہ ہملوگون کو تو خبر نہ تہی اور شیر ایک بیل پر شست لگا کر چاہتا تہا کہ شکار کرے کہ اِس اثنا مین ہم لوگ ہوشیار ہوگئے اور شیر کو جو ڈرایا تو اپنا شکار چہوڑ کر رفوچکر ہوا اور کچہ نقصان نہین ہونے پایا مگر کپتان صاحب کو البتہ نوع تکلیف ہوی یعنے کپتان صاحب نے مضطرب ہوکر جو شیر کو دور دفع کرنا چاہا تو یکایک کانٹون کی گہنی جہاڑی مین جا پہنسے اور بڑی مشکل سے وہان سے مخلصی پائی مگر تاہم اونکا بدن کانٹون سے چہل گیا اور کچہ کپڑے بہی جرات کر پہٹ گئے تہے

سو یہی او تہین کہ انٹون مین پہنس رہے ہے اور شاید دو کپڑے ابہی تک او نہین کانٹون مین لپٹے
ہوئے ہوا مین اوڑ رہے ہون گے اور خوب ہی تماشا ظرافت امیز ہنسی کے لائق نظر آتا ہوگا +
روز دوم ہم لوگون نے تین گینڈے اور ایک جنگلی بہینسا اور ایک ایلنڈ مارا مگر ایک گینڈے
نے تو ایسا تنگ کیا کہ آدہ میل تک اوسکے پیچہے جانا پڑا تب وہ جانور قابو مین آیا اور جب آٹھ
گولیان اوسکے جسم آہنی مین کاری لگین اور اندر تک سرایت کر گئین تب یہ قوی ہیکل جانور زیر
ہوکر گرا اور ملک عدم کا رستہ پکڑا اور جب ہم لوگ اوسکے شکار مین سرگرم تہے تو متواتر
ہم لوگون پر جہپٹ کر دوڑتا تہا اور کپتان صاحب جس گہوڑے پر سوار تہے سو اوس گہوڑے کا
حال بسبب خوف یا اور کسی وجہ سے اس طرح کا ہوگیا تہا کہ کپتان صاحب کی جوتون مین جو مہمیز
لگا تہا سو باوجودیکہ کپتان صاحب اوسی سے ایڑ مارتے تہے مگر گہوڑا جنبش
نکرتا تہا چنانچہ گینڈے نے ایک مرتبہ اوسی گہوڑے پر ایسا حملہ کیا تہا کہ زیر کر چکا
ہوتا لیکن اتفاق حسنہ سے آخرش اوسکا زور نہ چلا اور پشیمان ہوا ساتوین تاریخ کو ہم لوگون
نے مریکوا ندی کے شمالی کنارے پر ڈیرہ کیا اور یہ کنارہ اوس مقام سے متصل ہے جہان
ولندیزی زمیندارون نے تین بڑے بڑے مکان زولاوون کے بعوض اپنے نقصان و تکلیف
سابقہ کے منہدم کر ڈالے تہے اور صرف چند روز گذرے تہے کہ اس مقام پر بڑے بڑے
گانون آباد تہے اور ہزارون آدمیون کا شور و غل رہتا تہا لیکن ویرانی لا تو یہ نوبت ہو گئی
تہی کہ چند دیوارین خالی بغیر کہپریل اور چہپر کی نظر پڑتی تہین اور کم بخت باشندون کی
ہڈیان سفید سفید ادہر اودہر پڑی تہین القصہ ہم لوگ چہوٹی چہوٹی منزلین کرتے اور اثناء راہ
مین شکار ایلنڈ اور بڑے بڑے جانور انواع و اقسام کے کہیلتے چلے جاتے تہے اور بارہوین
پہر یک زرافہ کے بچے کو گرفتار کرکے ہمنے اور واٹس نے چاہا کہ اوسکو گاڑیون کے پاس لیچلا چاہیے
گاڑیان وہان سے سات میل کے فاصلے پر تہین اور ہم لوگون نے ایک ثلث راہ بہی
نہ طی کی تہی کہ وہ بچہ چلتے چلتے نہایت تہک گیا اور زمین پر گر پڑا اور اپنی خوبصورت پیاری
پیاری آنکہین ہم لوگون کی طرف اسطور پہ پہیرین کہ معلوم ہوا گویا اپنی مخلصی کے واسطے
ملتجی ہے اور بعد ازان تو اوسنے بلا حس و حرکت قید دنیاوی سے نجات پائی اور چند روز کے

بعد جب ہم لوگ اہوان ایلند سکے شکار مین مصروف تہے تو ناگہان زرافون کا ایک غول
نظر پڑا اور اونہین زرافون سکے درمیان ایک عجیب غریب خوبصورت بچہ زرافہ کا دکہلائی دیا
اور چونکہ بہ نسبت اپنے ساتہیون سکے بندہ بہت معقول گہوڑے پر سوار تہا تو مینے بارہا بلکہ
اور آخر مرتبہ کو برضا و رغبت ارادہ مصمم کیا کہ جہد و سعی کرکے اس بچے کو پکڑنا چاہیے اسلئے
جو سوار میرے پیچہے آتا تہا اوسکو اپنی بندوق حوالہ کرکے اور ایک کمند معقول ہاتہ مین
لیکر اوسی بچے کے تعاقب مین چلا مگر بچے سو گز کے فاصلے پر ایک مفسد بد ذات گینڈا
اپنا بد ہیئت بچہ لیے ہوئے کہڑا تہا اور جونہین نظر اوسکی مجہپر پڑی دوہین میری طرف
جہپٹا لیکن میرا چہوٹا سا گہوڑا ایسا مضبوط غازی مرد تہا کہ جو اوسنے اپنے قدم بڑہائے تہوڑی
ہی دیر مین بندہ کہسین کا کہین ہوگیا اور گینڈا پیچہے رہ گیا اور تب تو اوسنے قہرناک
ہوکر اپنا رخ میرے ساتہیون کی طرف پہیرا مگر اون لوگون سنے بہی اوسکی سلامی کیواسطے
ایسی باڑہ چہوڑی کہ فوراً پیچہے ہٹکر متصل درختون سکے کنج مین پناہ لی غرضکہ کوس بہر
تک بندہ اپنے گہوڑیکو پوئیان دوڑاتا ہوا اوسی بچے سکے پیچہے چلا گیا اور متصل پہونچکر
پہلے ہی مرتبہ جو کمند پہینکی تو وہ بچہ اپنے دام مین آپہنسا لیکن ایسا زور آور اور قوی تہا
کہ کئی مرتبہ مجہکو گہوڑے سمیت کہینچے لیے جاتا تہا آخرش لاچار ہوکر اوسے مطلق العنان کر دیا
اور ایک میل تک پہر اوسکا تعاقب کیا غرضکہ جب وہ بچہ دوڑنے سے عاجز ہوکر تہک گیا تو مینے پکڑکر
ایک درخت مین باندہ دیا اور اوس مقام سے گاڑیان کوس بہر کے فاصلے پر تہین چنانچہ
اپنے گہوڑے کو خیز کرکے جہٹ پٹ اونکے پاس جا پہونچا اور چند لوگون کو اپنے ساتہ
لیکر پہر اوسی درخت سکے پاس پلٹ آیا مگر افسوس صد افسوس کہ جب
مین وہان پہونچا تو اوس بچے کو مردہ پایا اور زرغن و کرگس نصف گوشت اوسکا
کہا گئے تہے القصہ ہم لوگون سنے ٹلانجی سے عنان عزیمت کی منعطف کرکے کلنکلنک ندی
کی طرف مراجعت کیا اور کلنکلنک سکے دونون کنارون پر دریائی گہوڑون سکے قدم سکے
نشان جو بہت تازے اور بکثرت دکہلائی دیئے تو یہ امید ہوئی کہ دریائی گہوڑے بہی ملینگے
چنانچہ بہت دیر تک اوسی ندی سکے کنارے گہوڑون کا انتظار کیا مگر محرومی طالع سے

کوئی دریائی گھوڑا نظر نہ پڑا مگر یہان اول مرتبہ دو ہرن دو طرح کے یعنی ایک تو دریائی ہرن اور
دوسرا دوغلا سفید ہرن نمود ہوا چنانچہ گولیان مار کر اون دونون کو شکار کیا مگر یہہ ہرن تیز نہین
ہوتے اور اگر کوئی چاہے تو گھوڑا دوڑا کر اون ہرنون کو بآسانی گرفتار کر لیوے اور دریائی
ہرن تو اکثر ندی اور دریا کے کنارے رہتے ہین اور سفید دوغلے ہرن بلند پہاڑون کی چوٹی
پر بود و باش کرتے ہین جب اس مقام پر ہم لوگون کا مخیم تہا تو فنس جرلڈ صاحب کا گہوڑا بہت معقول
اور عمدہ ناگہان اس طور پر ضائع ہوا کہ کہین اوسکا وہم و گمان نہ تہا حال یہ ہے کہ ایک بلند ہرن کا
بچہ جو دکھلائی دیا تو فنس جرلڈ صاحب نے گہوڑی پر سے اوتر کر اوس بچے کو دوڑ کر پکڑ لیا
مگر اسی اثنا مین گہوڑا کہ مطلق العنان تہا ٹہلتے ٹہلتے پانی پینے کے واسطے ندی کے کنارے
چلا گیا اور وہان فوراً شیرون نے پہنچ کر اوسکا کام تمام کیا بعد ازان چند ہاٹن ٹاٹ
لوگون نے شام کے وقت اوسی جگہ کے متصل ایک شیر مادہ کو بچون سمیت دیکہا چنانچہ دوسرے
روز علی الصباح شیر اور بچون کی تلاش بہت کی گئی لیکن کچہ سراغ نہ لگا اور جب ہم لوگ ولندیزیون کی لشکرگاہ
سے علیحدہ ہونے لگے تہے تو ہم سے لوگون نے کہدیا تہا کہ جو ولندیزی تمہارے ساتہ
بطریق رہبر کے جاتے ہین اونکی اجرت دینی پڑے گی اور تین سو روپے سے کم دینا نہ چاہیے
یہ کلام سنکر ہمکو بڑا تعجب ہوا تہا اور اسقدر مبلغ خطیر دینا نہایت جبر معلوم ہوا کس واسطے کہ اون ولندیزیون
کو بخوشی اپنی ہمراہی کے واسطے ساتہ نہین لیا تہا بلکہ زبردستی سے اونکو ہمارے ساتہ کر دیا
تہا اور اپنی موجودات خزانے کی جو دیکہی تو معلوم ہوا کہ اوسکا نصف روپیہ بہی پاس نہین ہے
مگر اوس وقت تو اپنی غرض تہی اور خوف تہا کہ اگر ہم تین سو روپیہ دینے سے انکار کرتے
ہین تو ارباب کونسل نے اس شکل سے ہم لوگون کی گاڑیون کو پار اوترنے کی اجازت دی تہی
کہین منحرف نہو جاوین اور یہ کہین کہ اگر تم تین سو روپے نہ دیوگے تو دریای وال سے پار بہی اوتر
نہ پاوگے غرض کہ چار ناچار ہمنے اونکا کہنا منظور کر لیا تہا اور اقرار کیا تہا کہ جب سیر و شکار
سے فراغت ہوگی تو بعوض تین سو روپیہ کی بندوقین اور گہوڑے نذر کرین گے اور اسی طرح
دونون ولندیزی ہمارے ساتہ چلنے کے واسطے راضی ہوئے تہے چنانچہ منجملہ اون
دونون کے کولس کے عمر زیادہ تہی اور کیپ کے سفر کرنے مین ایسا ولندیزی بلند قد زور آور

ہوشیار مجکو کہین نہین ملا ہین اوس کا ایسا تہا کہ اگر کسی عجیب غدار کو دیکہتا تہا تو جتنی چیزین
اوس مین قابل خیال کرنے اور یاد رکہنے کے ہوتی تہین اون سب کو ٹہیک ٹہیک اپنے ذہن
مین کر لیتا تہا اور طبیعت اوسکی محنت کش جفا کشیدہ ایسے تہی کہ وحشیون کے خو بو سے بالکل
کماحقہ واقف ہو گیا تہا اور جو جو اوصاف سپہ سالاری کے مردمان جنگلی اور وحشیون سے لڑنے
کیواسطے ضرور ہوتے ہین سو سب اوسمین موجود تہے جوانمرد مگر متحمل کہ کسی طور سے اوسکے تحمل و
استقلال مین خلل نہین آنے پاتا تہا مستعد ایسا کہ اگر کیسا ہی خطرہ سامنے آوے مگر وہ
شخص مقابلے سے منہ نہ پہیرے اور جب تک ہم لوگون کے ساتہ تہا تب تک اوسکا ہمیشہ یہ قاعدہ
تہا کہ جب شام ہونے لگی تو جای محفوظ و امن و امان مین گاڑیون کو ٹہرادی بعد ازان کیا کرتا
تہا کہ اپنی لنبی چوڑی بارانی اوڑہ کر جو گاڑی کہ متصل ملتی تہی اوسی کے تلے سو رہتا تہا سمپت کونس
کا بہتیجا عجب طرح کا کندۂ ناتراش تہا اور اگرچہ ستترہ برس سے اوسکی عمر زیادہ نہوگی لیکن جنگلی
ہاتہی یا گینڈے سے بلا سلاح مقابلہ کرنے مین کچہ خوف نکرتا تہا اور ہاتہی و گینڈے کو
مثل غزال و آہو کے سمجہتا تہا القصہ ہمارے سفر کے آخر مہینے مین ایسے ایسے آدمیون کا ساتہ ٹہا اور
اِس مقام پر از راہ منصفی یہ بہی لکہنا مناسب ہے کہ اگرچہ ہمارے قافلے مین آدمی کم تہے مگر اون
ولندیزیون کے ساتہ ہونے سے بڑی تقویت ہو گئی تہی اور جب تک کہ وے لوگ ہمارے ہمراہ
تہے بکمال ادب پیش آتے تہے اور کسی نوع سے گستاخی نکرتے تہے وے لوگ برابر ہمارے
ساتہ میز پر کہانا کہاتے تہے اور ہمارے ہی گہوڑون پر سواری کرتے تہے اور ہر طرح سے
ہملوگ اونکو اپنے برابر رکہتے تہے اور ہم لوگون کو یقین کامل تہا کہ پہاڑون کے اوتر طرف
جانوران لائق صید و شکار بافراط ملینگے سو یہ ارادہ ہوا کہ کوہستان شمالی کے پہلے پار چلا
چاہیے لیکن جب کبہی اِس بات کا تذکرہ ہوتا تہا تو ہمارے دونون رہنما منظور نکرتے تہے
اور اونکی زبانی معلوم ہوا کہ اوس طرف نہ تو پانی ملتا ہے اور نہ آگ جلانے کے واسطے ایندہن
میسر آتا ہے اور علاوہ اسکے وہان کے جانے مین اور بہی مشکلات اور قباحتین درپیش
آتے ہین لیکن جو اون ولندیزیون نے ہملوگون کو پہاڑون کے اوس پار جانے سے
باز رکہا سو اصل مین اوسکی وجہ اور تہی یعنے پیچہے سے مجکو معلوم ہوا کہ اونکا بہائی اوسی طرف

اون دونون مین ہاتہیون سے صید و شکار مین مصروف تہا اور اون ولندیزیون کو یہ خوف تہا کہ اگر ہم لوگ پہارون کے پلے پار جائین گے تو مبادا جو صید و شکار اونکا بہائی ہاتہ مین آوے اوس مین حصہ لینے کے واسطے ہم لوگ بہی مستعد ہووین پس اس کلام سے اونکی خودغرضی ثابت ہوئی مگر اسپر متحیر نہونا چاہیے کسواسطے کہ اصحاب ولندیزی اگرچہ سابق مین بہت دولتمند اور مالدار تہے لیکن ابتو یہ حال ہے کہ ہمیشہ لڑائی مین اونکی اوقات بسر ہوتی ہے اور اسقدر مفلس و فاقہ مست ہو رہے ہین کہ جو کچہ بندوق سے شکار کر لاتے ہین اوسی پر اونکی گذران ہے علاوہ برین جا بجا ہمکو توقف بہی بہت ہو گیا تہا اور جو بندہ ہندوستان سے رخصت لیکر کیپ کے سفر کو گیا تہا سو میری رخصت کی میعاد قریب الانقضا تہی اور پہاڑون کے پار جانے کی مہلت قرار واقعی نظر مین نہ آئے اور اسباب توشہ خانہ کا بہی روز بروز کم ہوتا جاتا تہا اور صید و شکار مین ہر قسم کے جانور کو ہمنے مارا تہا اور شکار کہیلنے مین حظ وافی حاصل ہوا تہا اور سب سے بڑے بڑے جسیم و عمدہ ترین جانورون کو شکار کیا تہا یہان تک کہ کچہ حوصلہ باقی نہ تہا اسلیئے بلحاظ مراتب مندرجہ بالا دونون ولندیزیون کی صلاح ماننا مناسب معلوم ہوے اور یہ بات قرار پائی کہ اب پہاڑ کی دکہن طرف سیر و شکار مین بسر کرنا چاہیے چنانچہ جس مقام کی ٹہری تہی وہان چند روز اور قیام کیا مگر جو زادراہ لیکے چلے تہے سو صرف ہوتے ہوتے بہت تہوڑا باقی رہگیا تہا اسلیئے اپنی بستی کی طرف مراجعت کرنا بلا توقف و تاخیر لا محالہ ضرور ہوا

داستان ہشتم رخصت ہونا کنلاک صاحب کا اپنے رفیقون سے اور مراجعت کرنا طرف اپنی بستی کے کیپ مین

القصہ اونیسوین اگست کو بندہ اپنے دوستون سے رخصت ہوا باین لحاظ کہ اونکے بیل ایسے تیز نہ تہے کہ میرے بیلون کے ساتہ برابر چل سکین اور سمی کولس پاٹ جیٹر کو ہمراہ لیکر اپنے مکان کی طرف مراحل پیما ہوا اور قبل اسکے مین بیان کر چکا ہون کہ جب مین دریای وال کے کنارے پر مقیم تہا تو گہوڑے کو دوڑا کر شترمرغ کے پکڑنے کا ارادہ کیا تہا لیکن اوسوقت میری مراد نہ برآئی بعد ازان جب عنان عزیمت کی منعطف کرکے عازم سمت مکان ہوا تو گہوڑے میری ایسے تیز و چالاک تہے کہ دو مرتبہ شترمرغ کے گرفتار کرنے کا اتفاق ہوا اور اول مرتبہ تو شترمرغ کے

اقب مین ڈیرہ گھنٹہ لگا مگر بار ثانی دو گھنٹہ اور پچیس منٹ مین گرفتار کیا اور مرتبۂ دوم میسہ اکھڑا
ہی سرعت سے جاتا تھا کہ گھوڑے کی تیز رفتاری جو خیال کرتا ہون تو اپنی دانست مین پندرہ کوس
تب شتر مرغ کو گرفتار کیا اور اوسوقت ایک آفت یہ تھی کہ ہوا زور شور سے چلتی تھی
شتر مرغ کے شکار مین کہ مہم سترگ اسکو کہا چاہئے مین اپنے عمدہ ترین گھوڑے سے بھی دست بردار
ہو چکا تھا لیکن اتفاق حسنہ سے بچ گیا اور وقت صبح ایسا اتفاق ہوا کہ مین گھوڑے پر سے گر پڑا
سو بعد فراغت از شکار ایسی ماندگی مجھ پر غالب ہوی کہ باوجودیکہ شتر مرغ جو مین نے شکار کیا تھا
بسمل ہو رہا تھا لیکن بندے نے بمشکل اوسکو بضرب اخیر واصل جہنم کیا لوگ کہتے ہین کہ قوم کورنا
زہ پا دو ہوکر شتر مرغ کو گرفتار کر لیتے ہین لیکن مجکو اس قول کی صداقت مین اشتباہ معلوم ہوتا ہے
واسطے کہ مینے بچشم خود دیکھا ہے کہ وہ مرغ دیو صورت تیز روی مین اچھے خاصے کیسے کے گھوڑے
سے کم نہین ہوتا جب مراجعت کر کے موی ندی کے کنارے پر مین پونہچا تو دو روز تک
کوبس کے مکان پر قیام کیا اسواسطے کہ بیل چلتے چلتے تھک گئے تھے کچھ آرام کر لیوین تب پھر روانہ
ہووین چنانچہ جب کوبس کے گھر پر میرا ڈیرہ تھا تب وہان مجکو بالکل معلوم ہو گیا کہ دہقانیان ولندیزی
بندوبست خانہ داری کا کس طرح کرتے ہین دیکھا کہ لڑکے بالے سجے بجے پہنے پہٹے کپڑے
پہنے تمام پھرتے ہین اور چا اور پانی اور مغز روشن بہی اوسیطرح سے ترتیب رکہا ہے اور اہل خانہ
سبھون کو نہایت عزیز جانتی ہین اور یکسان سمجھتی ہین اور مکان کی پشت پر چند ہاٹن ٹاٹ مرغ
مرد رہتے ہین اور ایسی چیزین کہ جنکا کوئی پرسان حال نہو وہان رکھی ہین اور صندوق سفری
سے دو طرح کی مطلب برآری ہوتی تھی بقول شخصے کہ میانچی کے میانچی اینڈہن کے اینڈہن
یعنے صندوق بہی تھا اور میز کا بہی کام اوس سے نکلتا تھا کہ اوسی کے گرد خاصے بہتے سے کتنے
لڑکے جمع ہو کر چا کے واسطے کہ اوسمین چا تو صرف برای نام تھی اور بالکل پانی ہی پانی تھا
شور و غل مچا رہے تھے مگر مین نے تو بی بی سے خوب ہی محبت پیدا کر لی یعنے اوسکے
تیرہ لڑکے اور لڑکیان تھین اور بڑی لڑکی پردہ نشین کی عمر اٹھارہ برس کی تھی کہ مرد بیگانہ
کو دیکھکر شرماتی تھی اور جو سب سے چھوٹا لڑکا تھا سو اپنی ما کی چھاتی سے لپٹا ہوا دودھ پیتا تھا
سو مینے سبھون کی ثنا خوانی شروع کی اس سبب سے وہ بی بی مجھ سے بہت خوش ہوے

٥٩٣٨١

اور جب مین رخصت ہونے لگا تو نوعی مجکو رنج مفارقت کا ہوا کسواسطے کہ دو روز کے عرصے مین مجکو معلوم ہو گیا کہ اگرچہ اطوار اون دہقانیون کے پسندیدہ نہین ہین لیکن شرط مہمانداری کی خوب بجا لاتے ہین اور اپنے لڑکون اور عزیزون کو بصدق دل چاہتے ہین فقط

قصہ کوتاہ چھبیسوین اگست کو شام کیوقت بندے نے بار ثانی دریای دال سے پار اوتر قدیم جگہہ پر دیرہ کیا اور روز دوم بسبب بارش باران کے وہین ٹہرنے کا اتفاق ہوا یعنے اس شدت سے پانی برسنا شروع ہوا کہ چھبیسوین اور ستائیسوین تاریخ کو برابر دن رات برستا تہا اور اس صورت مین راہ چلنا موجب تکلیف کیا بلکہ دشوار اور غیر ممکن تہا +

اقلیم کیپ مین دریاے ارنیج بڑا دریا ہے اور اوسی دریا سے دریای وال نکلا ہے چنانچہ درمیان دریای ارنیج اور وال کے جو میدان لق و دق واقع ہے سو بہت ہی وسیع و طول طویل ہے یہان تک کہ اوسکی انتہا نہین ملتی یعنے تخمیناً چارسو میل تک برابر وہ میدان چلا گیا ہے مگر تین ۳ برس سے اوس میدان کی صورت بہت مبدل ہو گئی ہے اب تو دہقانیان ڈچ جابجا اوسی میدان لق و دق مین آباد ہین اور جہان کہین چشمہ آب روان ہے اور زراعت کے واسطے پانی وافر بہم پونہچتا ہے ایسے ایسے مقامون پر اونہین دہقانیون نے بود و باش اختیار کی ہے اور کپتان ہارس صاحب نے اپنی کتاب مین لکہا ہے کہ آہوان بیشمار اوس میدان مین نظر آتے ہین لیکن اب تو بہت کم دکہلائی دیتے ہین اور ہزارہا جانور لائق صید و شکار آدمیون کی صورت کو دیکہکر اور خوف زدہ ہو کر دریای دال کے پچہم طرف اپنی حفاظت کے واسطے چلے گئے ہین تا کہ اونکو وہان کوئی نہ ستاوے مگر تاہم اب بہی جانوران لائق شکار کے اوس میدان مین بافراط ہین اور جب کبہی ہرن خوف زدہ ہو کر چلا جاتا ہے یا جنگلی گہوڑا حماقت زدہ دور اندیشی نکر کے ہنہناتا ہے تو شیر غراتا ہوا فوراً شکار کے واسطے نمود ہوتا ہے اور اوس میدان مین کہ پہلے شور و غل مطلق نہ تہا بلکہ بہی بلبع شکار شور کرتا ہوا موجود ہو جاتا ہے سڑک پر سے مکانات سنگین دہقانیون کے نظر پڑتے ہین اور سابق مین تو اونہین مکانون مین مرد عورت لڑکے بالے سب رہتے تہے

مگر در بینولا تو اونہین مکینون کی ہڈیان سفید سفید گرد و پیش دکھلائی دیتی ہین بقول شخصے
ع آن قدح بشکست وان ساقی نماند + وجہ اس ویرانی کی یہ ہے کہ شاہ موسلکاٹ جفاکیش
نے ساتھ اپنے رفقای بد اندیش کے اون بیچارے باشندون کو تہ تیغ بیدریغ کر ڈالا اور دست
ظلم و تعدی کا اون غریبون پر اس سنگدلی و بیرحمی کے ساتہ دراز کیا تہا کہ سامعین کو یقین
نہوگا حتی کہ ملک کا ملک اوجاڑ ڈالا قریات ویران کر ڈالے اور ہزارہا آدمیون کو ملک عدم
کا رستہ بتلایا یہ حال تہا کہ نہ بچہ کا رونا اون کفارون کے دل پر تاثیر پذیر ہوتا تہا نہ ماؤن کے آنسو بہانے
سے اون سنگدلون کو درد معلوم ہوتا تہا بوڑہا جوان لڑکا عورت مرد جو اون کے سامنے پڑا
اوسکو اونہون نے قتل کیا اور تعجب یہ رنگ ہے کہ سیکڑون کوس تک ایک متنفس نظر
نہین آتا لیکن جنگلی آدمی البتہ خال خال آوارہ و سرگشتہ حال ادہر اودہر پہرتے ہین اور
اگرچہ شیر و گرگ اوس صحرای لق و دق مین اپنی سلطنت رکہتے ہین مگر مردمان صحرائی
مسطور بہی گویا بادشاہت مین حصہ لینے کے واسطے اون درندون سے منازعت کے
لیے مستعد رہتے ہین اور اون مردمان جنگلی کا حال یہ ہے کہ جمیع وحشیون مین سب سے احقر و بدتر
ہین اور مثل گرگ و پلنگ کے زمین کے اندر غارون مین اور پہاڑون کے درے مین بود و باش
کرتے ہین اور جو جنگلی جانورون کو گڈہا کہود کر اور دہوکہا دیکر گرفتار کرتے ہین یا زہر آلود
تیرون سے مارتے ہین اونہین جانورون کا گوشت اونکی غذا ہے اور جب شکار مین جانور
دستیاب نہین ہوتے تو کند مول کہاتے ہین اور سانپ اور کیڑون کے کہانے سے بہی
اونکو نفرت نہین ہوتی اونکے پاس گای بیل بہیڑ بکری کچہ نہین ہوتین صرف کمان لعنت ہیچ
اور تیر البتہ رکہتے ہین اور بعضون کے ساتہ فاقہ مست کتا بہی رہتا ہے دین و ایمان سے
تو بالکل بے بہرہ ہوتی ہین اسکی لذت و حظ کو وے کیا جانین اور فواید علوم سے بہی علی ہذا القیاس
سراسر بے نصیب انسان و حیوان مین کچہ تمیز نہین کرتے اور اگر کسی آدمی کی صورت اونکو دکہلائی
دیتی ہے تو اپنے مسکن سے بہاگ کر گہنے جنگل کا رستہ لیتے ہین کہ جہان آدمی کو جانے کی
راہ بہی نہ ملی وہان لوگون کی زبانی معلوم ہوا کہ جب میندار ان و لندیزی اپنے علاقون سے
جلاوطن ہوے تو اس قسم کے چند وحشیون کو گرفتار کرکے خدمتگاری مین رکہا اور چند روز مین

وحشیان مذکورین ہوشیار اور لائق خدمتگاری سکے ہوگئی لیکن جب مین سرزمین تنکگوکے قرب وجوار
مین وارد تہا وہان مجہسے ایک نوجوان ولندیزی سنے بیان کیا کہ کوئی ہاٹن ٹاٹ غلام ولندیزیون
کا مارا گیا تہا سو اونہین ولندیزیون سنے وحشیان مسبوق الذکر کو اوسی جرم مین ماخوذ کرکے دریای
مباڈر کے کنارے پر چودہ وحشیون کو گولیون سے مروا ڈالا پس اگر یہ کلام صحیح ہے تو مجکو
اشتباہ معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب ولندیزی خانہ بدوش ایسی لیاقت رکہتے ہون کہ اون جاہلون کو
تعلیم و تربیت کرکے ایسا ہوشیار کر سکین کہ وے لوگ قواعد وضوابط پسندیدہ سے بعنوان
شایستہ واقف ہوجاوین فقط اب حال بندے کا پہر سنیے کہ مابقی سفر جو مجکو پیش یا افتادہ
تہا اوس مین کوئی سرگذشت ایسی وقوع مین نہین آئی کہ قابل تحریر کے ہو پانچوین ستمبر کو بندہ مقام تہاکو
کہ پادریون کی بستی ہے وارد ہوا اور چودہوین تاریخ کو دریای ارنیج کے کنارے پر پونہچا
دیکہا کہ دہارا اس دریا کی ایسی طغیانی پر ہے کہ عبور کرنا محض دشوار ہے ناچار مجہے چند
روز وہان مقام کرنا پڑا کسواسطے کہ حال مین جو بارش ہوئی تہی اوس سے دریای ارنیج اسقدر
طغیانی پر آگیا تہا کہ کسی گذر پر ٹہکانا عبور کرنے کا نہ تہا اور نہ کشتی تختہ نما کو چلا سکتے تہے
آخرش رفتہ رفتہ روز روز انتظاری کرتے کرتے دریا کا پانی کم ہوا تب اتفاق پار اوترنے
کا ہوا اور پہر بندہ اپنی بستی مین داخل ہوا اور سجدہ شکر حق تعالے کی جناب مین بجا لایا لیکن سرگذشت
میری مصیبتون کی ابہی ختم نہین ہوئی حال یہ ہے کہ جب مین دریا سے پار اوترا اور اسباب
میرا ٹوٹی سے بیڑے پر اوترتا تہا تو جب وہ بیڑا بیچ دہارا مین پونہچا یکایک ڈوب گیا
اور پہلے پار سے مین دیکہتا تہا کہ میری بندوقین اور زین اور جو جو نفیس چیزین مین شکار کرلایا
تہا غرضکہ جتنی چیزین میری گاڑی مین تہین سب برباد گئین ستارہوین ستمبر کو بندہ شام
کے وقت شہر کولربرگ مین داخل ہوا یعنے قریب پانچ مہینے کے سفر مین گذرا اور اس عرصے
مین بندے نے تخمیناً پندرہ سو میل راہ طے کی جو شخص کہ سبزہ و مرغزار کی سیر کا شائق ہے
اوسکو ایسے سفر مین ذرا بہی حظ و سرور حاصل نہوگا بلکہ اوس ویرانے مین بادیہ پیمائی کرنے
سے ہزارون صعوبتین و تکلیفین درپیش آتی ہین مگر برعکس اوسکے جسکو شوق شکار کا ہو
وہ شخص جب ولندیزیون کی بستی سے کہ کنارے موسی ندی کے واقع ہے گذر کر آگے بڑہتا ہے

تو ایسے معقول شکار اوسکو دکھلائی دیتے ہین اور دستیاب ہوتے ہین کہ صیاد کو سب تکلیفین محو و فراموش ہو جاتی ہین +

ہر خاص و عام بیان کرتے ہین کہ جہان راحت ہے وہان رنج ہے مثل مشہور ہے ع کہ دنیا مین توام ہین شادی و غم + پس شکار کہیلنا افریقہ جنوبی مین اس قاعدۂ عام سے مستثنی نہین ہے جسوقت کہ مین کسی صحرائی ہاتہی کے شکار مین یا کسی عظیم الشان زرافہ کے تعاقب مین ہمہ تن سرگرم رہتا تہا تو اوسوقت مجہے اکثر یہ خیال گذرتا تہا کہ اس صید شکار مین تو البتہ بڑی کیفیت ہے لیکن اگر صیاد راہ بہول جاوے اور ملک بیگانہ مین جہان جانوران صحرائی درندہ بکثرت رہتے ہین وارد ہووے تو اوسوقت کیسی آفت و خرابی ہوتی ہے کہ جان بچانا مشکل ہوتا ہے اور وہان تو پہاڑون اور گاودم ٹیلونکو خیال کرنا اور ذہن مین رکہنا بہت دشوار ہے کہ فلان پہاڑ اس مقام پر ہے اور یہ ٹیلا اس جگہ پر واقع ہے وہان تو سب پہاڑ اور ٹیلا ایک ہی طرح کے دکھلائی دیتے ہین کہ کچہ تمیز نہین ہوتا اور وہان سراب ایسا نظر آتا ہے کہ اوس سے مسافر اور بہی گہبراتا ہے اور ہر یک چیز اوسی سراب کے وار پار دیکہنے پڑتی ہے سو اونکی اصل صورت نہین دکھلائی دیتی اور اس سبب سے جو مقامات پہلے تجویز کر رکہو سو درست نہین ہوتی اور وہان خواہ مخواہ بہول جانا پڑتا ہے اور افریقہ جنوبی کے لق و دق میدانون مین یہ کرشمہ عجیب و غریب دکھلائی دیتا ہے اور مسمی بیلزونی نے حال اوسکا ایسا صحیح لکہا ہے کہ ہم بہی اونہین کی کتاب سے انتخاب کرکے حال اوس سراب کا یہان درج کرتے ہین اور تب ہمارا رسالہ تمام ہوگا فقط انتخاب از کتاب مسمی بیلزونی اور دوسرا تماشا سراب کا ہے کہ مسافر اکثر اوسکا بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمکو تو اکثر دہوکہا ہو گیا ہے کسواسطے کہ دور سے تو یہ سراب پانی کے مثال معلوم ہوتا ہے اور درحقیقت یہ بات راست ہے اور اگرچہ اسکا حال مجکو پہلے سے معلوم تہا لیکن تاہم مجہے دہوکہا ہو گیا کسواسطے کہ پانی مین اور اوس مین تو ذرا بہی فرق نہین ہوتا اور تلاش پانی کی بندہ کو بہر کیف تہی چنانچہ جب مجہے سراب دکھلائی دیا تب مین بہی سمجہا کہ پانی ہے اور اگرچہ مین پہلے سے بہت ہوشیار تہا کہ مین دہوکا نہ کہاونگا لیکن ہوشیاری میری کام نہ آئی

تو یہ ہے کہ جس طرح سے جہیل کا پانی بندہا ہوتا ہے اوسی طرح یہ نظر پڑتا ہے اور اہتزاز ہوا سے اسکو حرکت مطلق نہین ہوتی یہانتک کہ جو چیزین اوسکی اوپر ہوتی ہین اوسکا عکس صاف اوس مین نظر پڑتا ہے اور اسی سبب سے دہوکہا ہو جاتا ہے اور جو درخت کہ سراب کے اوپر ہوتے ہین اون درختون مین اگر ہوا کے سبب سے حرکت ہووے تو یہ حرکت درختونکے بڑے فاصلے سے نظر آتی ہے اور اگر مسافر سراب سے بڑی بلندی پر کہڑا ہو تو سراب بصورت آب زیادہ منتشر اور کم عمق معلوم ہوتا ہے کسواسطے کہ اگر نیچے کیطرف سراب پر نظر کرکے دیکہو تو سطح زمین پر بخار ایسا گہنا نہین معلوم ہوتا کہ زمین نظر پڑے اور اگر برابر سراب کے کہڑے ہوکر نگاہ کرو تو نظر وار پار نہین جاتی اور صاف پانی معلوم ہوتا ہے پہلے مینے اپنا سر زمین پر رکہکر سراب کو نظر کیا اور بعد ازان اونٹ پر سوار ہوکر دیکہا تو اون دونون صورتون مین بڑا فرق معلوم ہوا اور وہ اونٹ دس فٹ سے زیادہ بلند نہ تہا اور اگر سراب کے نزدیک جاؤ تو جس طرح اہتزاز ہوا سے پختہ کہیت اناج کا لہلہاتا ہے اسیطرح سراب زیادہ منتشر معلوم ہوتا ہے اور اگر زیادہ نزدیک جاؤ تو اوسیقدر سراب کم ہوتا جاتا ہے اور جب عین اوسی مقام پر پہونچ جاؤ تو ذرا بہی سراب نہین دکہلائی دیتا فقط

تمت

تاریخ من تصنیف منشی ہولراج صاحب متخلص بہ نظمی

زحال کیپ چون کنلاک صاحب | کہ القابش بہادر از جہانست
کہ آن مطبوع ہر پیر و جوانست | اشارت ساختہ با ہیچمدان
کہ آن با طرز خوش این نسخہ آراست | کہ از معنیش شوری در جہانست
حلاوت بخش بس این داستانست | پی تاریخش از نظمی کسی گفت
کعبت کلک با منقار گل ریخت | بہارین نسخہ رنگین بیانست
شد چو طیار این وقائع کیپ | ۱۸۵۴ ۱۸ ۳۴
از فلک این ندا بگوشم رسید | بزمان سعید و وقت حمید
| درسن عیسوی بگو تاریخ

زانگریزی زبان جستہ بہ آرد دد
کیشوری لال کان از منصفانست
نہ چون شمع را فگند ذوقش بہ لہا
بدین صورت کہ وقت امتحانست

تاریخ دیگر من تصنیف مولف

بہر تاریخ آن چو کردم خوض
لب لعلی کہ ہست طرز جدید

چون مکعب دو شش و پنج کنی | حاصل ہر دو ہست سال سعید

خاتمة الطبع

فضل الٰہی سے صورت مقصود نمودار ہوئی کتاب وقائع کیب چھپکر طیار ہوئی حال سیر و سفر کی تفصیل ہے سرد و گرم زمانہ کی دلیل ہے نہ کہانی نہ داستان ہے آنکھون دیکھے کا بیان ہے معانی تحقیق کی صورت سمجھا چاہیے آئینہ حقیقت نما کہا چاہیے طبیعت اوسکے مطالعے سے گھبرانے والی نہین یہ تماشای تازہ لطف سے خالی نہین جب نئی نئی باتین پائینگے دیکھنے والے بڑا حظ اوٹھائینگے سفر باعث ہوشیاری ہے سیر بلاد مین پختہ کاری ہے بے اِسکے زمانے کا پست و بلند معلوم نہین ہوتا طریقہ تحصیل راحت و دفع گزند معلوم نہین ہوتا بلکہ تجربہ کارون نے ہمت ترغیب پر ایسی مصروف رکھی کہ آدمیت حاصل ہونی اِسی پر موقوف رکھی دیکھیے سفر کا کیا مقام ہے شیخ شیراز کا کلام ہے ؏ تا بدکان وخانہ در گروی + ہرگز ای خام آدمی نشوی + جنکو اتفاق سفر نہین ہوا تواریخ ہی دیکھین اگر سیر بلاد کی فرصت نپائی سیر کتاب کرلین اجنبی نرہین کچھ واقفکاری بہم پونہچائین اگر پیادہ نہین کیا براتہی مین ہوآئین یہ مجموعہ قول و دل بڑے کام کی چیز ہے اِس باب مین سرمایہ دانش و تمیز ہے کیا کہین کہ چھاپنے مین اہتمام کیا کیا کیا تہذیب پر نظر رکھی صحیح کو سقیم سے جدا کیا چشم بد دور خط بھی دیکھنے کے قابل ہے ماشاء اللہ چھاپے کی صفائی خوب حاصل ہے حجم زیادہ نہین کہ دیکھنے مین ملال ہو قیمت وہ نہین کہ گرانی کا احتمال ہو آیندہ اشتیاق خریدار ہے ہمین جتادینے کے سوا کیا اختیار ہے اتنا کہے رکھتے ہین کہ چند روز مین دست بدست ہوجائیگا

پھر کفِ افسوس سے ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا اب کارگزاران مطبع کی تاریخیں لکھی جاتی ہیں
ملاحظۂ اہل سخن کے لیے زیب رقم ہوتی ہیں

قطعۂ تاریخ طبع زاد شیخ امیر اللہ تسلیم شاگرد رشید نسیم دہلوی

چو در مطبع منشی باکرم	شدہ جلوہ زا خوب تاریخ کیپ
بجا چون خط نوخطان دلفریب	بخوبی بسا خوب تاریخ کیپ
ورق را اگر آئینہ خوانم بجاست	کہ دارد صفا خوب تاریخ کیپ
دم سیر تسلیم آمد پسند	دل خلق را خوب تاریخ کیپ
بسال مسیحی نمودیم فکر	رقم شد چہا خوب تاریخ کیپ ۱۸۶۰

قطعۂ تاریخ طبع زاد منشی اشرف علی اشرف شاگرد نسیم دہلوی

عجب طبع گردید تاریخ کیپ	باغوش دارد بہار چمن
نمودیم فکر سن عیسوی	خرد گفت الحق ریاض سخن ۱۸۶۰

ایضاً

طبع حال کیپ اشرف ہو چکا	کیجیے زیب قلم تاریخ آج
مصرع برجستہ بختا فکر نے	چھپ گئی نادر رقم تاریخ آج ۱۸۶۰

من تاریخ طبع زاد منشی گلتا پرشاد سررشتہ دار محکمہ جوڈیشل کمشنر اودھ

جب وقائع کیپ کا چھپا پایا	خوشخط و مطبوع ہر اہل قلم
یہ تمنا نے لکھی تاریخ طبع	اسکا ہر یک صفحہ ہے رشک ارم ۱۲۷۶

قطعۂ تاریخ طبع زاد نکتہ دان سخن سنج منشی دیا کشن صاحب متخلص ریحان

مطبوع چو شد وقائع کیپ	سر تا بہ قدم صحیح و مطبوع
گفتم سن عیسوی بتاریخ	ہم خوشخط و ہم صحیح و مطبوع ۱۸۶۰